617

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل قادیان

THE DAILY
ALFAZL, QADIAN.

ٹیلیفون نمبر ۹۱

شرح چندہ پیشگی
سالانہ ۔/۲۴
ششماہی ۔/۱۳
سہ ماہی ۔/۷
بیرون ہند سالانہ ۔/۳۵

قیمت ایک آنہ

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۸۳

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ الفضل قادیان

جلد ۲۷ | ۶ جمادی الاول ۱۳۵۸ھ | یوم شنبہ | مطابق ۲۴ جون ۱۹۳۹ء | نمبر ۱۴۳

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۲ جون۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق پونے دس بجے شب کی رپورٹ مظہر ہے۔ کہ دن میں تو حضور کی طبیعت اچھی رہی۔ لیکن شام کے بعد درد نقرس اور حرارت کی شکایت ہوگئی۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دُعا جاری رکھیں ۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت ناساز ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دُعا کریں ۔

مالیر کوٹلہ سے بذریعہ ڈاک اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کی طبیعت پہلے سے زیادہ علیل ہے۔ نیز صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی طبیعت ابھی تک ناساز ہے۔ دعائے صحت کی جائے ۔

سیدہ ام طاہر احمد حرم ثانی حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طبیعت نسبتاً اچھی ہے ۔

آج رات کی گاڑی سے خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب ناظر بیت المال شملہ تشریف لے گئے ۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

تبلیغ کو مؤثر اور نتیجہ خیز بنانے کیلئے دُعاؤں سے کام لو
اور
لوگوں کو اپنا عملی نمونہ دکھاؤ

۱۲ جولائی ۱۹۰۷ء ایک باہر سے آئے ہوئے شخص نے عرض کیا۔ کہ حضور میری بیوی کسی صورت میں مسلمان نہیں ہوتی کیا کروں۔ میں تو اسے بہتیرا سمجھا چکا ہوں۔ فرمایا:۔

"دیکھو زبانی وعظوں سے اتنا اثر نہیں ہوتا جتنا اپنی حالت درست کرکے اپنے تئیں نمونہ بنانے سے تم اپنی حالت کو ٹھیک کرو۔ اور ایسے بنو کہ لوگ بے اختیار بول اٹھیں۔ اب تم وہ نہیں رہے جب یہ حالت ہوگی۔ تو تمہاری بیوی کیا کئی لوگ تمہارا مذہب قبول کرلیں گے۔ حدیث میں آیا ہے خیرکم خیرکم لاھلہ۔ پس جب بیوی سے تمہارا اچھا سلوک ہوگا۔ تو وہ خود بخود مجذوب ہوکر تمہاری مخالفت چھوڑ دیگی اور دل سے جان لے گی۔ کہ یہ مذہب بہت ہی اچھا ہے جس میں ایسے نرم و عمدہ سلوک کی ہدایت ہوتی ہے پھر وہ خواہ مخواہ متابعت کرے گی۔ احسان تو ایسی چیز ہے کہ اس سے ایک کتا بھی نادم ہو جاتا ہے چہ جائیکہ ایک انسان۔

اس نے عرض کیا۔ کہ حضور وہ تو کبھی نہیں ماننے کی۔

فرمایا۔ دیکھو۔ مایوس نہیں ہونا چاہیئے۔ خدا تعالےٰ جب کسی دل میں تبدیلی پیدا کرنا چاہتا ہے۔ تو کسی چھوٹی سی بات سے کر دیتا ہے۔ دُعا کرنی چاہیئے۔ کہ دل سے نکلی ہوئی دُعا ضائع نہیں جاتی۔ اور لطیف پیرائے میں نصیحت بھی کرتے رہیں۔ مگر سختی نہ کریں۔ اسے سمجھائیں۔ کہ ہمارا وہی اسلام دین ہے یہ کوئی نیا مذہب نہیں۔ وہی نماز۔ وہی روزہ۔ وہی حج وہی زکوٰۃ صرف فرق اتنا ہے۔ کہ یہ باتیں جو صرف جسم بے رُوح رہ گئی ہیں۔ ہم ان میں اخلاص کی خاص رُوح پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ اور ان کے اثر جو مترتب نہیں ہوتے۔ ہم چاہتے ہیں کہ ایسے طور سے ادا کئے جائیں۔ کہ ان میں اثر پیدا ہوں۔ عقیدہ میں یہ بات ہے۔ کہ حضرت عیسےٰ کو ہم اور نبیوں کی طرح فوت شدہ مانتے ہیں۔ اور ایک مسلمان کی محبت جو اسے اپنے متبوع آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے ہے۔ وہ اس بات کی متقاضی ہے۔ کہ جب آپ فوت ہوگئے۔ تو ان کے بعد کسی کو زندہ نہ سمجھے صحابہ کرام کس قدر درد و الم میں تھے۔ جب ما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل سنا تو سب کو ٹھنڈ پڑ گئی۔ مگر یاد رکھو۔ ان وعظوں سے کچھ نہیں بنتا۔ جب تک ساتھ دعا اور اپنا عملی نمونہ نہ ہو۔ ہر جمعہ کس قدر مولوی سر کھپاتے ہیں۔ مگر خاک بھی اثر نہیں ہوتا۔ کیوں اس لئے کہ جو کچھ کہتے ہیں۔ ان کا خود اس پر عمل نہیں جتنے پیغمبر دنیا میں آئے۔ ان میں سے کسی نے بھی وعظوں پر اتنا سر نہیں مارا۔ جتنا دعا پر ۔۔۔۔۔۔ (عملی نمونہ کا دنیا پر اثر ۔۔۔ الحکم نمبر ۲۸ جلد ۱۱ صفحہ ۶ ۔ بدر ۔۔۔ ۱۹۰۷ء)

بٹالہ میں ایک احمدی لڑکی کی لاش کی تدفین پر احرار کا فتنہ

اس کے سدباب کے متعلق نیشنل لیگ کی مساعی

احباب کرام کو معلوم ہے۔ کہ کچھ عرصہ ہوا۔ بٹالہ میں ایک احمدی بچی کی لاش کو احرار نے قبرستان میں دفن ہونے سے روکے رکھا اور بالآخر حکام کی مداخلت سے اس لاش کو ایک دوسری جگہ دفن کیا گیا۔ اس بے حرمتی کے خلاف قادیان میں نیشنل لیگ کی طرف سے ایک جلسہ ہوا تھا۔ جس کی تفصیل الفضل میں شائع ہو چکی ہے۔ اس جلسہ میں نیشنل لیگ کی طرف سے وعدہ کیا گیا تھا کہ ہم فوری طور پر کوئی مناسب کارروائی کریں گے۔ چنانچہ اس جلسے سے تیسرے ہی دن مناسب قدم اٹھایا گیا۔ مگر بعض حالات کے پیش نظر ہم ان حالات کو پبلک میں پیش نہ کر سکے۔ اور جب وہ روک جو ان حالات کے بیان کرنے میں واقع تھی۔ اٹھ گئی۔ تو قادیان میں دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ ہو گیا۔ اس لئے مجبوراً اس سلسلہ میں جو قدم اٹھایا گیا اور جو سعی کی گئی۔ اسے اب بذریعہ اخبار الفضل شائع کر رہا ہوں۔

نیشنل لیگ نے جلسہ سے تیسرے دن ایک وفد صاحب ڈپٹی کمشنر گورداسپور کی خدمت میں بھیجا۔ وفد کے صدر خود صدر آل انڈیا نیشنل لیگ جناب مرزا عبدالحق صاحب تھے۔ صاحب ڈپٹی کمشنر سے تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ گفتگو ہوئی۔ جس کے نتیجہ میں صاحب بہادر نے وفد سے بوضاحت اس امر کا وعدہ کیا۔ کہ جن عام قبرستانوں میں احمدی دفن ہوتے رہے ہیں۔ ان میں آئندہ بھی بدستور دفن ہوتے رہیں گے۔ اور کسی شخص کو حق نہ ہوگا کہ روکے۔ نیز اس بچی کے متعلق صاحب بہادر نے بتلایا کہ چونکہ مسلمانان بٹالہ نے ان کو یقین دلایا تھا۔ کہ اس قبرستان میں کبھی کوئی احمدی دفن نہیں ہوا اس لئے روک دیا گیا تھا۔ نیز نیشنل لیگ سے خواہش کی کہ وہ آئندہ کے لئے ایسے قبرستانوں کی فہرست دے۔ جہاں احمدی ہمیشہ سے دفن ہوتے ہیں۔ تاکہ اس کا خیال رکھا جائے۔ چونکہ صاحب ڈپٹی کمشنر کا رویہ اس معاملہ میں نہایت شریفانہ تھا۔ اس لئے کسی مزید قدم اٹھانے کی ضرورت نہ تھی۔

بٹالہ میں جلسہ

نیز بٹالہ میں احرار کی ان شرارتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے جو وہ احمدیوں کے خلاف عرصہ دراز سے کر رہے ہیں۔ اور ہر ممکن طریقے سے احمدیوں کے جذبات سے کھیلتے رہتے ہیں۔ ایک جلسہ نیشنل لیگ کی طرف سے کرنے کی تجویز بھی زیر غور تھی۔ مگر احرار کانفرنس قادیان کے فتنہ کے نتیجہ کو دیکھنے کے لئے اس تجویز کو نظر انداز کر دیا گیا۔ اب جب کہ احرار کانفرنس کا معاملہ ختم ہو چکا ہے۔ نیشنل لیگ کی مجلس عاملہ اس جلسہ کے متعلق جلد غور کر کے نتیجہ کا اعلان کر دیگی اور اگر حالات حاضرہ کے ماتحت جلسہ کی قرارداد منظور ہو گئی۔ تو نہایت وسیع پیمانہ پر بٹالہ میں جلسہ کا اہتمام کیا جائے گا۔

احرار کانفرنس قادیان کے متعلق حکم امتناعی

احرار کانفرنس قادیان جن اغراض کے ماتحت احرار کرنے کا خیال رکھتے تھے۔ وہ مذہبی اور تبلیغی تو قطعاً نہ تھے۔ بلکہ محض فتنہ و فساد کی نیت تھی۔

اس سلسلہ میں بھی نیشنل لیگ کی طرف سے جناب مرزا عبدالحق صاحب بی اے ایل ایل بی صدر نیشنل لیگ صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر سے ملے۔ اور ان کو احرار کی اس مجوزہ کانفرنس کے اغراض و مقاصد اور نتائج سے مفصل آگاہ کیا اس ملاقات کے بعد اس کانفرنس کے رد کئے جانے کا اعلان ہوا۔ اس لئے ہم یقین رکھتے ہیں۔ کہ جو امور اس کانفرنس کے رد کئے جانے کا باعث ہوئے ہیں۔ ان میں سے ایک بڑا سبب صدر نیشنل لیگ کی ملاقات اور اس کانفرنس کے تمام نشیب و فراز سے حکومت کو آگاہ کرنا بھی تھا۔

دفعہ ۱۴۴ کے بعد نیشنل لیگ بعض اہم کاموں کے جاری کرنے کا فیصلہ کر چکی ہے۔ جن کے متعلق جلد تمام نیشنل لیگوں کو آگاہ کر دیا جائے گا۔

محمود احمد عرفانی سکرٹری نیشنل لیگ

مندرجہ ذیل موصی کہاں ہیں

۱- عبدالعزیز صاحب ولد محمد الدین صاحب ساکن بھیرو موصی نمبر ۲۹۷۷

۲- محمد حسین صاحب ولد چراغ دین ساکن گھٹیالیاں نمبر ۲۹۷۱

یہ اعلان اگر موصیان مذکور پڑھیں۔ تو فوراً اپنا پتہ دفتر ہذا میں بھیج دیں۔ اگر کسی دوست کو ان کا علم ہو۔ تو وہ دفتر کو اطلاع دیں۔

سکرٹری مقبرہ بہشتی۔

ایک جے۔ وی۔ استاد کو ضرورت

ایک احمدی دوست جو کہ جے۔ وی ہیں بیکار ہیں۔ اگر کسی دوست کو اپنے بچوں کو تعلیم دلانے کے لئے معلم کی ضرورت ہو۔ تو جلد نظارت ہذا کو مطلع فرمائیں۔ یا اگر کوئی دوست ان کو کسی جگہ ملازم کرا سکیں۔ تو نظارت ہذا ممنون ہوگی۔

ناظر امور عامہ

مرزا ولایت بیگ صاحب کو اطلاع

مرزا ولایت بیگ صاحب پانڈی (؟) کے ذمہ بعض اصحاب اپنے مطالبات قائم کرتے ہیں۔ ان کی نسبت یقینی علم نہیں۔ کہ وہ کہاں ہیں۔ اگر یہ اعلان ان کی نظر سے گذرے۔ تو وہ فوراً اپنے قرض خواہوں کی تسلی کریں ورنہ جس جماعت میں ہوں۔ اس کے عہدیداران انہیں یہ ہدایت کریں۔ اگر مرزا صاحب نے نظارت ہذا کی اس ہدایت کی تعمیل بیس دن کے اندر نہ کی۔ تو قرض خواہان کو ان کے خلاف سرکاری عدالت میں چارہ جوئی کرنے کی اجازت دیدی جائے گی۔

ناظر امور عامہ

سکرٹریان مال کی توجہ کیلئے ضروری اعلان

سکرٹریان مال جماعت ہائے احمدیہ کی طرف سے ماہوار رپورٹ باقاعدہ موصول نہیں ہوتی۔ حالانکہ رپورٹ کے فارم تمام جماعتوں میں بھجوائے جا چکے ہیں۔ چونکہ مرکز کو سکرٹریان مال کی کارگذاری کا علم ہونا ضروری ہے۔ اس لئے تاکید کی جاتی ہے۔ کہ باقاعدہ رپورٹ ماہوار ہر ماہ کی پانچ تاریخ تک دفتر میں بھجوا دیا کریں۔ اگر کسی کے پاس ماہوار رپورٹ کے فارم موجود نہ ہوں۔ تو وہ دفتر سے طلب فرما دیں۔

ناظر بیت المال۔ قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ریاست جیند نے صفائی کا موقع دیئے بغیر ہندو کو بری کر دیا اور مسلمان کو سزا دے دی

۲۲ جون کے الفضل میں ریاست جیند کے بعض حکام کے غیر منصفانہ رویہ پر کسی قدر روشنی ڈالی جا چکی ہے۔ اس سلسلہ میں تازہ حالات جو معلوم ہوئے ہیں وہ یہ ہیں۔ کہ منشی غلام نبی اور لالہ سوداگر مل جن پر ریاست نے مقدمہ دائر کر رکھا تھا۔ اور باوجود ان کی اس درخواست کے کہ ہم انتقال مقدمہ کی درخواست دینا چاہتے ہیں۔ مقدمہ کی کارروائی جاری رکھی۔ اس کا فیصلہ کر دیا گیا ہے۔

چونکہ ان اصحاب کے ساتھ ریاست کا رویہ ریاست کے ہندو مسلمانوں کے لئے نہایت رنج اور تکلیف کا موجب تھا۔ اس لئے ارباب ریاست نے اب ایک نئی چال چلی ہے۔ تاکہ ہندوؤں کو خوش کر کے اپنا حامی بنا سکیں۔ اور وہ یہ کہ ملزمان میں سے لالہ سوداگر مل کو بری کر دیا گیا ہے لیکن منشی غلام نبی صاحب ایجنٹ اخبارات کو دو سال قید سخت کا حکم سنا دیا گیا ہے اور ان کے پروٹسٹ کے باوجود انہیں صفائی پیش کرنے کی اجازت بھی نہیں دی گئی۔

کیا یہ حیرت کا مقام نہیں۔ کہ ریاست جیند کے حکام نے جن دو ملزموں کو ایک ہی الزام میں گرفتار کیا۔ ان میں سے ایک تو اس لئے بری کر دیا۔ کہ اس کا نام سوداگر مل تھا۔ اور دوسرے کو نہایت سخت سزا دے دی کہ اس کا نام غلام نبی تھا۔

دراصل یہ چال ہندو مسلمانوں میں تفریق پیدا کر کے ہندوؤں کو اپنا حامی بنانے کے لئے کی گئی ہے۔ لیکن امید ہے۔ کہ ہندو صاحبان اس چال میں نہیں آئیں گے۔ اور ہندو مسلمان مل کر ریاست جیند کے حکام کو اپنی سیاہ آئینی کے ترک کرنے پر مجبور کریں گے۔

امتحان کے بعد بجلی کا کام سیکھیئے

کیونکہ اس کام کے جاننے والوں کی ضرورت پنجاب۔ یو۔ پی اور صوبہ سرحد میں دن بدن بڑھتی جا رہی ہے۔ اور بہترین درسگاہ

سکول فار الیکٹریشنز لدھیانہ

ہے۔ جو گورنمنٹ ریکگنائزڈ بھی ہے۔ اور ایڈڈ بھی۔ ہر مذہب و ملت کے تقریباً یکصد طلباء اس منظور شدہ درسگاہ میں تعلیم پا رہے ہیں۔ فیس ماہوار لی جاتی ہے۔ پراسپکٹس مفت ملتے ہیں۔ (مینیجر)

نام کی تبدیلی

کمترین نے اپنا نام قادر بخش کی بجائے عبد الحمید اختر تبدیل کر لیا ہے۔ آئندہ کمترین کو قادر بخش کی بجائے عبد الحمید اختر پکارا جائے۔

کمترین عبد الحمید اختر سابق قادر بخش ولد فقیر محمد سکنہ پنڈوری ضلع ہوشیار پور
متعلم جماعت ہفتم ڈی۔ بی مڈل سکول راجپور بھاٹیاں ضلع ہوشیار پور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خضاب دلپذیر

نہایت عمدہ اور سستا پانچ منٹ میں سفید بالوں کو سیاہ کر دیتا ہے۔ قیمت فی شیشی دو آنے۔ ایک درجن شیشی یکمشت خریدنے والے سے ایک روپیہ دو آنے پتہ ذیل سے طلب کریں۔ مینیجر شفاخانہ دلپذیر قادیان ضلع گورداسپور

گورداسپور ڈسٹرکٹ ہاکی ایسوسی ایشن قادیان

سپورٹس سے دلچسپی رکھنے والے اصحاب اور ورزشی کھیلوں میں حصہ لینے والے نوجوانوں کے لئے یہ خبر موجب مسرت ہوگی۔ کہ قادیان میں گورداسپور ڈسٹرکٹ ہاکی ایسوسی ایشن قائم ہے۔ جس کا "پنجاب ہاکی ایسوسی ایشن" کے ساتھ باقاعدہ الحاق منظور ہو چکا ہے۔ ارادہ ہے کہ اس کے ساتھ دیگر مفید کھیلوں کو بھی شامل کر کے اسے سپورٹس ایسوسی ایشن میں تبدیل کیا جائے۔ مسٹر جی۔ ڈی۔ ہالیڈے صاحب بہادر سپرنٹنڈنٹ پولیس گورداسپور نے از راہ مہربانی اس ایسوسی ایشن کی صدارت منظور فرمائی ہے جس کے لئے ایسوسی ایشن صاحب موصوف کی شکر گزار ہے۔

اس سلسلہ میں صاحبزادہ حضرت مرزا شریف احمد صاحب ناظر تعلیم و تربیت اور جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر امور عامہ کی کوشش بھی ہماری بہت سی مشکلات کو حل کرنے کا موجب ہوئی۔ جس کے لئے ایسوسی ایشن ان کی بہت ممنون احسان ہے۔ حضرت مرزا شریف احمد صاحب نے جہاں ہمیں اپنے قیمتی مشوروں اور نظارت تعلیم کی طرف سے مالی امداد دے کر ممنون فرمایا وہاں جناب ناظر صاحب امور عامہ نے سرکاری افسروں کا تعاون حاصل کرنے میں ہماری بہت مدد فرمائی۔

"گورداسپور ڈسٹرکٹ ہاکی ایسوسی ایشن" کے قیام کی ضرورت کا احساس صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب اور راقم کو "منیر ہاکی ٹورنامنٹ قادیان" کے متواتر تین سال قائم ہونے کے دوران میں ہوا۔ جب کہ پنجاب کی اعلیٰ ٹیموں کی طرف سے باوجود قادیان آنے کی خواہش رکھنے کے منیر ہاکی ٹورنامنٹ میں اس وجہ سے شمولیت سے معذوری ظاہر کی گئی کہ یہ ٹورنامنٹ پنجاب ہاکی ایسوسی ایشن یا ڈسٹرکٹ ہاکی ایسوسی ایشن کے ساتھ ملحق نہیں تھا۔ ضلع گورداسپور میں ایسی ایسوسی ایشن کے نہ ہونے کی وجہ سے ہم نے گورداسپور ڈسٹرکٹ ہاکی ایسوسی ایشن کا مرکز قادیان بنانے کی سعی شروع کر دی اور بفضلہ اس کے قیام میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ امید ہے۔ کہ ضلع کے سکول اور کلب ہمارے ساتھ تعاون کر کے ایسوسی ایشن کو کامیاب بنانے میں ہماری مدد کریں گے ہماری خواہش ہے۔ کہ جلد ہی اسے ڈسٹرکٹ ہاکی ایسوسی ایشن سے ڈسٹرکٹ سپورٹس ایسوسی ایشن میں تبدیل کر دیں۔ تاکہ اس کے کنٹرول اور نظام کے ماتحت ضلع بھر میں دیگر مفید کھیلوں کو بھی رائج کیا جا سکے

سال رواں کے لئے گورداسپور ڈسٹرکٹ ہاکی ایسوسی ایشن قادیان کے حسب ذیل عہدیدار تجویز ہوئے۔

پریذیڈنٹ G. D. Holliday esq. سپرنٹنڈنٹ پولیس گورداسپور

وائس پریذیڈنٹ
- صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب بی۔ اے (آکسن) پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان
- صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب آئی۔ سی۔ ایس۔ اسسٹنٹ کمشنر
- جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر امور عامہ

سیکرٹری جناب صوفی محمد ابراہیم صاحب بی۔ ایس۔ سی۔ بی ٹی

فنانشل سیکرٹری قمر الدین منیجر تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان

جائنٹ سیکرٹری صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب۔ مصلح الدین صاحب سعدی۔ ایم۔ اے

قمر الدین فنانشل سیکرٹری گورداسپور ڈسٹرکٹ ہاکی ایسوسی ایشن قادیان

نرخوں کا تعین

ایک گذشتہ پرچہ میں لکھا گیا تھا۔ کہ تجارتی کمیٹی قادیان کی طرف سے روزانہ مناسب نرخ اشیاء کے لکھ کر لگائے جاتے ہیں۔ اس کے متعلق معلوم ہوا ہے۔ کہ دراصل نرخوں کا تعین اور اعلان ایک بورڈ کرتا ہے۔ جو نظارت امور عامہ کی طرف سے مقرر ہے جس میں (۱) نمائندہ لوکل انجمن (۲) نمائندہ تجارتی کمیٹی اور (۳) نمائندہ نظارت امور عامہ شامل ہوتے ہیں یہ بورڈ ہر چیز کے نرخوں کی تعیین قیمت خرید کی نسبت نظارت امور عامہ کی ہدایات کی روشنی میں کرتا ہے۔

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

لنڈن ۲۱؍جون۔ لارڈ ہیلی فیکس وزیر خارجہ نے مسٹر ایڈن سے ملاقات کر کے درخواست کی۔ کہ وہ برطانیہ کی طرف سے بات چیت کے لئے ماسکو جائیں۔ مگر آپ نے کہا۔ اگر مسٹر چیمبرلین وزارت عظمیٰ سے مستعفی ہو جائیں۔ تو میں وزارت میں شامل ہونے اور ماسکو جانے کے لئے تیار ہوں ورنہ نہیں

روما ۲۱؍جون۔ مسولینی نے ایک تقریر میں اعلان کیا ہے۔ کہ حکومت اٹلی نے جنرل فرینکو کی تجویز پر سپین میں اسلحہ سازی کا ایک زبردست کارخانہ کھولنے کا فیصلہ کیا ہے جس کا انتظام جرمن فرم کروپس کے سپرد ہوگا

بغداد ۲۱؍جون۔ مسولینی نے ولی عہد یمن کو روم آنے کی دعوت دی تھی۔ جسے امام یمن نے نامنظور کر دیا ہے۔ نیز اپنے علاقہ میں اٹلی کو مزید مراعات دینے سے بھی انکار کر دیا ہے

ترانا ۲۱؍جون۔ اطالوی افواج البانیہ کی بندرگاہوں میں قلعہ بندی کر رہی ہیں۔ اس وقت ڈیڑھ لاکھ اطالوی فوج اور بہت سا سامان جنگ وہاں جمع کیا جا رہا ہے اور افواہ عام ہے کہ ستمبر میں اٹلی کا ارادہ کارفو پر حملہ کرنے کا ہے۔

قاہرہ ۲۱؍جون۔ حکومت عدن نے شراب کی ممانعت کر دی ہے۔ اور شراب نوشی کے جرم کی سزا آٹھ ماہ قید سخت یا ایک ہزار روپیہ جرمانہ رکھی ہے۔ اور دونو سزائیں بھی دی جا سکیں گی۔

انقرہ ۲۱؍جون۔ ترکی حکومت نے غذائی خام اجناس کی برآمد قانوناً ممنوع قرار دے دی ہے۔ چنانچہ گندم جو اور مکئی وغیرہ کے جس قدر آرڈر غیر ممالک سے ترکی فرموں کو ملے ہوئے تھے۔ وہ سب منسوخ کر دیئے گئے ہیں۔

کانپور ۲۱؍جون۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے۔ کہ اکا دکا حملے تا حال جاری ہیں۔ آج بھی دو اشخاص ہلاک ہو گئے۔ شہر میں تعزیری پولیس قائم کر دی گئی ہے۔ کرفیو آرڈر کا وقت شام کے چھ بجے سے صبح کے سات بجے تک بڑھا دیا گیا ہے۔ ایک غریب ہندو جس نے بوجہ ناداری داڑھی نہیں منڈوائی تھی۔ ایک ہندو محلہ میں مسلمان سمجھ کر مار ڈالا گیا۔ اس وقت نو اشخاص ہلاک اور ۱۰۴ مجروح ہو چکے ہیں۔

بمبئی ۲۱؍جون۔ کانگرسی ورکنگ کمیٹی کا اجلاس آج یہاں شروع ہو گیا گاندھی جی اور پنڈت نہرو کو بھی اس میں شرکت کے لئے مدعو کیا گیا ہے

بمبئی ۲۱؍جون۔ مسٹر بوس نے ایک انٹرویو کے دوران میں کہا۔ کہ کانگرسی گورنمنٹ نے مدراس میں ہندی ایجی ٹیشن اور حیدرآباد ستیہ آگرہ پر جو پابندیاں عائد کی ہیں۔ وہ کریمنل لاء امنڈمنٹ ایکٹ کا غلط استعمال ہے۔ جس کی ہر ایک سچے کانگرسی کو مذمت کرنی چاہیئے

لنڈن ۲۱؍جون۔ گورنمنٹ برطانیہ نے نازی گورنمنٹ سے مطالبہ کیا تھا۔ کہ اپنے سفیر مقیم لورپول کو واپس بلالے۔ کیونکہ اس پر ایک مجرمانہ سازش میں شرکت کا الزام تھا۔ سو اسے واپس بلا لیا گیا ہے۔ اور حکومت برطانیہ کو لکھا ہے۔ کہ اپنے سفیر متعینہ ویانا کو واپس بلالے۔ کیونکہ ثابت ہو گیا ہے کہ وہ ایک خلاف قانون نیوز سروس میں شامل تھا۔

شملہ ۲۱؍جون۔ نواب صاحب بہاولپور نے ایک کمیٹی مقرر کی ہے جو اس بات کا خیال رکھے گی۔ کہ سرکاری ملازم پبلک کو تنگ نہ کریں۔ اور رشوت نہ لیں۔

کلکتہ ۲۱؍جون۔ بنگال گورنمنٹ نے ایک کانگرسی روزنامہ جوگنتر سے چار ہزار کی ضمانت طلب کی ہے۔ اس نے ڈھاکہ پولیٹیکل کانفرنس کا خطبہ صدارت شائع کیا تھا۔ جو قابل اعتراض تھا۔

الجزائر ۲۱؍جون۔ الجزائر کا مفتی اعظم بازار میں جا رہا تھا۔ کہ ایک شخص اس کی پیشانی کو بوسہ دینے کے لئے بڑھا۔ اور وہ اس کے لئے آگے جھکا۔ اتنے میں ایک دوسرے نوجوان نے آپ کی گردن میں چھرا گھونپ دیا۔ جو فوری ہلاکت کا موجب ہوا۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ مفتی اعظم قدامت پسند تھا۔ اور نوجوان طبقہ اسے پسند نہیں کرتا تھا۔ کیونکہ وہ فرانسیسی گورنمنٹ کا حد سے زیادہ وفادار تھا۔

رنگون ۲۱؍جون۔ چین کی امداد کے لئے برما کے رستہ سے اسلحہ کی بھاری مقدار بھیجی گئی ہے۔ جس میں ۶۰ بمبار طیارے۔ ۶۶ ٹینک ۳۰۰ میدانی توپیں۔ ۵۰ مسلح کاریں۔ ۹۰ مشین گنیں ۹۰ خود بخود چلنے والی مشین گنیں ۴۰ طیارہ شکن توپیں۔ پانچ لاکھ بندوقیں اور کئی ہزار صندوق گولی بارود کے روانہ کئے گئے ہیں۔

گونڈا ۲۱؍جون۔ بلدیہ نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ آئندہ تحصیل میں تمام سرکاری عمارات پر کانگرسی جھنڈا لہرایا جائے۔ اور تمام بلدیاتی سکولوں میں بندے ماترم کا گیت گایا جایا کرے۔ نیز تمام طلباء اور اساتذہ کھدر پہنا کریں۔

کلکتہ ۲۱؍جون۔ مسلمانان بنگال نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ جون کے آخری ہفتہ میں یوم سراج الدولہ منایا جائے اور پلاسی کے میدان میں مظاہرے کئے جائیں۔ اس ہفتہ میں سوشلسٹ پارٹی اور فارورڈ بلاک والے جلسے کریں گے۔

انقرہ ۲۱؍جون۔ عراق کے وزیر خارجہ شوکت نامی پاشا یہاں آئے ہوئے تھے۔ آج یہاں سے روانگی کے وقت انہوں نے اخباری نمائندوں سے کہا۔ کہ عراق اور ترکی میں فوجی معاہدہ ہو گیا ہے۔ عراقی افواج کی تربیت کا کام اب ترک افسروں کے سپرد ہوگا۔ اور عراقی سرحدات کی قلعہ بندی بھی ترک انجنیئر کریں گے۔ عراق میں ترکوں کی ایک نوآبادی قائم کی جائیگی

برلن ۲۱؍جون۔ شاہ حجاز ابن سعود کے نمائندہ خالد الہود کی ہٹلر سے ملاقات کی خبر گذشتہ پرچہ میں دی جا چکی ہے۔ اس پر اخبارات میں طرح طرح کی چہ میگوئیاں ہو رہی تھیں۔ لیکن نمائندہ موصوف نے اعلان کیا ہے۔ کہ یہ ملاقات محض رسمی تھی گذشتہ سال ہٹلر کے نمائندہ نے شاہ ابن سعود سے ملاقات کی تھی۔ اس لئے میں نے جوابی طور پر یہ ملاقات کی ہے۔ اس کی نوعیت سیاسی نہیں۔

لائلپور ۲۰؍جون۔ گندم دو روپیہ تین آنہ چار پائی توریہ ۴ روپے ۲ آنے ۶ پائی جڑانوالہ میں گھی ۴۷/۴/- نخود ۳/۱/- گڑ ۷/۸/- شکر ۸/۸/- ہے۔ امرت سر میں سونا ۳۸/۱/- اور چاندی ۱۱/۴/- ہے۔

بمبئی ۲۱؍جون۔ حکومت سی پی کا ایک پریس کمیونک مظہر ہے۔ کہ تین فیصدی شرح سود پر ۱۹۴۹ء کا قرضہ دس منٹ میں سوا کروڑ پورا ہو گیا

ناگپور ۲۱؍جون۔ سی پی گورنمنٹ نے تمام ڈسٹرکٹ مجسٹریٹوں کے نام احکام جاری کئے ہیں۔ کہ جہاں کہیں کوئی فرقہ پرست لوگوں کو اشتعال دلاتا ہوا پایا جائے۔ اس پر فوراً مقدمہ چلایا جائے۔ اخبارات کا سنسر کیا جائے اور فضاء کو خراب کرنے والوں کی زبان بندی کی جائے۔

لنڈن ۲۱؍جون۔ جنرل فرینکو نے فریق مخالف کے تقریباً دس لاکھ اشخاص کو اس وقت جیل خانہ میں بند کر رکھا ہے۔ ان میں سے اکثر ایسے ہیں جن پر کوئی مقدمہ نہیں چلایا گیا۔

عبد الرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا کر قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رباعیاتِ حسنؔ

انی مھینٌ من اراد اھانتک

ارادہ کریں جو اہانت کا تیری
سنا دو انہیں حکمِ انی مہین
شرارت سے گر باز آئیں نہ اب بھی
فاملی لھم ان کیدی متین

حُسن و احسان کی نظیر

پہلے دُنیا میں ایک نذیر آیا
جانشیں جس کا ہم ضمیر آیا
پھر وہ یادش بخیر فضلِ عمر
حُسن و احسان کی نظیر آیا

احمدی

ذاتِ پاک مصطفےٰ بھی احمدی
اس کا خادم میرزا بھی احمدی
اِن قرآن سے تو ثابت ہے حسنؔ
ہے خدائی کا خُدا بھی احمدی

حسن رھتاسی

جماعت احمدیہ کے لئے تین خاص دن

امسال یوم التبلیغ برائے غیر احمدی اصحاب مورخہ ۳۰ جولائی ۱۹۳۹ء بروز اتوار مقرر کیا گیا ہے۔ اس دن کے لئے یہ خصوصیت ہے۔ کہ اس سے صرف ایک روز قبل یعنی ۲۹ جولائی ۱۸۹۷ء کو مارٹن کلارک والے مقدمہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بریت اور کامیابی حاصل ہوئی۔

اسی طرح سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم کے جلسوں کے لئے یکم اکتوبر ۱۹۳۹ء اتوار کا دن مقرر کیا گیا ہے۔ تاکہ تعطیل عام کی وجہ سے کارکن و پبلک کثرت سے حصہ لے سکیں۔

ان کے علاوہ امسال ایک "یوم سیرۃ پیشوایانِ مذاہب" بھی شروع کیا گیا ہے۔ جو ۲۹ اکتوبر ۱۹۳۹ء بروز اتوار منانا تجویز کیا گیا ہے۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

درخواست ہائے دعا

(۱) چودھری نور احمد خان صاحب کارکن مقبرہ بہشتی قادیان اپنے لڑکے کی صحت کے لئے (۲) مولوی عبد الصمد صاحب مولوی فاضل وکیل حیدر آباد اپنی والدہ اور زوجہ کی صحت کے لئے (۳) عبد الرحمن خان صاحب صدیقی رام پوری کپتان سید ضمیر احمد صاحب و لفٹنٹ سید عزیز احمد صاحب پسران سید احمد صاحب وکیل رام پور کے لئے جو اچانک ملازمت سے علیحدہ کر دیئے گئے ہیں (۴) سید مقبول احمد صاحب کوہاٹ اپنے چچا زاد بھائی سید غلام الثقلین صاحب اور ان کی ہمشیرہ کی صحت کے لئے (۵) حکیم محمد یونس صاحب ونگوریہ ضلع رتناگری اپیل میں کامیابی اور مشکلات کے دور ہونے کے لئے (۶) میسرز دوست محمد اینڈ برادرز نیروبی افریقہ جملہ احباب جماعت احمدیہ کی خدمت میں ریلوے کے ٹھیکہ میں کامیابی کے لئے دردِ دل سے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

پانچہزار سپاہیوں کی فوج

تحریک جدید کی قربانی کرنے والوں کی پانچ سالہ فہرست جلد شائع ہونے والی ہے۔ جو لوگ پانچ سال کا چندہ سو فی صدی پورا کر چکے ہوں۔ انہیں معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ چونکہ تمام فہرست ایک یا دو اخبارات میں نہیں دی جا سکتی اس لئے مختلف اخباروں میں شائع ہوتی رہے گی۔ اور ان کا نام ضرور آجائے گا مگر وہ احباب جن کے وعدے سو فی صدی پورے نہیں ہوئے۔ اور ان کے ذمہ گزشتہ سالوں کا بقایا ہے یا سال پنجم کا۔ انہیں اپنے اوپر تنگی برداشت کر کے بھی اپنا وعدہ سو فی صدی پورا کرنا چاہیئے۔ تاکہ ان کا نام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پانچ ہزار والی فوج میں لکھا جائے

فنانشل سیکرٹری

تحریک جدید کا وعدہ سو فی صدی جلد پورا کریں

تحریک جدید کی مالی قربانیوں کے جہاد کبیر میں حصہ لینے والوں کو یاد رکھنا چاہیئے کہ انہیں اپنے سال پنجم کے وعدے کے پورا کرنے کی طرف فوری توجہ کرنی چاہیئے تا ان کا نام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پانچہزار سپاہیوں والی فہرست میں لکھا جائے۔ کیونکہ جب تک وعدہ سو فی صدی پورا نہ ہو۔ اس فہرست میں نام نہیں لکھا جا سکتا۔ نیز وہ احباب جنہوں نے اب گزشتہ سالوں کا چندہ بھی ادا کرنے کا وعدہ کیا ہے۔ ان کا نام اس فہرست میں اسی وقت آئے گا۔ جبکہ ان کے گزشتہ وعدے بھی سو فی صدی پورے ہو جائیں۔

فنانشل سیکرٹری

بقیہ صفحہ ۳

سب نعمتوں سے زیادہ جہاد اور شہادت کی قدر تھی۔ ہمارے نزدیک ایک انسانی زندگی کا بہترین مصرف یہ تھا کہ وہ راہ خدا میں قربان ہو جائے اس واسطے ہم اپنے جان و مال اور اولاد کو ہر وقت ہتھیلیوں پر رکھتے تھے۔ جب تک ہماری زندگی کا یہ نقشہ قائم رہا۔ ہم خدائے برتر کی نعمتوں کے وارث رہے۔" یہ تمام خوبیاں جو اسلاف کی بیان کی گئی ہیں۔ آج جماعت احمدیہ میں بدرجہ اتم پائی جاتی ہیں۔ جماعت احمدیہ کے تمام افراد اللہ تعالےٰ کے عاشق زار اور اس کی محبت میں گداز ہیں وہ احمدیوں کو اپنے سگے بھائیوں سے زیادہ عزیز سمجھتے ہیں۔ انہیں ایک جماعتی زندگی اور دینی نظام بھی حاصل ہے۔ وہ آپس میں رحیم اور دشمنوں کے لئے شدید ہیں۔ ان کی زندگیاں واقعی سپاہیانہ ہیں۔ وہ ایک کھانا کھاتے۔ سادہ لباس پہنتے سادہ رہائش اختیار کرتے۔ اور اپنی جانوں اور مالوں کو راہ خدا میں لٹانے کے لئے ہر وقت تیار رہتے ہیں۔ ان کا شوق جہاد بھی کوئی مخفی بات نہیں۔ اور ان کی اولاد کی قربانی بھی ظاہر و باہر ہے مگر جیسا کہ بتایا جا چکا ہے۔ یہ تمام برکات اللہ تعالےٰ کی طرف سے خاص اس لئے جماعت احمدیہ کے شامل حال ہیں کہ جماعت خلافت کے ساتھ وابستہ ہے۔ اور اس کی ہر حرکت اور اس کا ہر سکون خلیفہ وقت کے احکام کے مطابق ہوتا ہے۔ جماعت احمدیہ کا یہ زندہ نمونہ مسلمانوں کے سامنے پیش کرتے ہوئے درخواست کی جاتی ہے۔ کہ جب ان کی اپنی خواہش بھی یہی ہے۔ کہ وہ ان اوصاف حمیدہ سے متصف ہوں تو کیوں وہ اس جماعت میں داخل نہیں ہو جاتے جس میں یہ تمام خوبیاں پائی جاتی ہیں۔ اور جس کی ان خوبیوں کا اعتراف اشد ترین معاند بھی بارہا کر چکے ہیں۔

618

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۶ جمادی الاول ۱۳۵۸ھ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسلمانوں کا شاندار ماضی اور عبرتناک حال

انحطاط کو عروج میں بدلنے کا ایک یقینی اور قطعی ذریعہ

اخبار "الامان" دہلی ۱۷ جون ۱۹۳۹ء کے پرچہ میں لکھتا ہے:۔

"جب ہم نے صراطِ مستقیم سے بے راہ روی اختیار کی۔ نور ہدایت قرآن کی بجائے انسانی دماغوں کے اختراعی قوانین سے اخذ کرنے لگے۔ اسلام کی عزت وحرمت ہمارے دل سے جاتی رہی۔ ہم نے اپنے جماعتی اور دینی نظام کو برباد کر دیا۔ مسلمان مرگِ شہادت سے بستر پر ایڑیاں رگڑ رگڑ کر جان دینے کو پسند کرنے لگے۔ تو خدا نے بھی رحمت کا ہاتھ ہمارے سروں سے اٹھا لیا۔ ہماری سابقہ عظمت وسطوت خاک میں مل گئی۔ حکمرانی ہم سے چھین لی گئی۔ اور اس قوم کو ہم پر مسلط کر دیا گیا۔ جو اسلام کی شمشیر خارا شگاف سے لرزہ براندام رہتی تھی"

یہ اعترافِ حقیقت صرف "الامان" سے ہی مخصوص نہیں۔ آج ہر سنجیدہ مسلمان انتہائی افسوس کے ساتھ یہ اقرار کرنے پر مجبور ہے۔ کہ مسلمان کہلانے والوں کی عظمت وشوکت۔ ذلت ونکبت سے بدل گئی۔ ان کے اقبال کا آفتاب غروب ہو گیا۔ اور اب وہ تاریکی وظلمت میں بھٹک رہے ہیں۔ وہ چاہتے ہیں۔ کہ روشنی کی شعاع ان تک پہونچے۔ مگر افسوس کہ انہوں نے دروازوں۔ کھڑکیوں اور روشندانوں کو اپنے ہاتھ سے بند کر رکھا ہے۔ نہ وہ ان دروازوں کو کھولتے ہیں۔ نہ شعاع امید انہیں نظر آتی ہے۔ اس بے بسی وبے کسی کی حالت میں جس طرح ہر وہ آسودہ حال جو کسی وجہ سے حوادثِ روزگار کا شکار ہو جائے۔ اپنی سابقہ دولت وثروت اور آرام وآسائش کی داستانیں سناتا رہتا ہے اسی طرح مسلمانوں کا بھی اب یہی کام رہ گیا ہے۔ کہ وہ اپنے گزشتہ عہد زریں کو یاد کر کر کے آنسو بہائیں۔ چنانچہ "الامان" لکھتا ہے:۔

"یورپ کے عروج سے پیشتر کرہ ارض کی سب سے بڑی طاقت اسلام تھی یورپین حکومتیں باب عالی کے نام سے کانپتی تھیں ہندوستان میں جب یورپین پادری اور ڈاکٹر آئے۔ تو مغلوں کی عظمت وشان کو دیکھ کر دنگ رہ گئے۔ اس زمانہ کا ایران اور وسط ایشیا کا تاتاری مسلمان بھی دنیا کی ایک بہت بڑی طاقت تھے۔ اس وقت بنی نوع انسان کا احساس تھا۔ کہ تمام کرہ ارض کی لگام مسلمانوں کے ہاتھ میں ہے۔ مسلمانوں کی زبان سے جب صلح وامن کا لفظ نکلتا۔ تو روئے زمین پر راحت وآرام کے بستر بچھ جاتے۔ مگر جب جنگ کا اعلان ہوتا۔ تو انسانیت کا کلیجہ پھٹ جاتا۔ پہاڑ اور جنگل بید مجنوں کی طرح کانپنے لگتے۔ آج جن ممالک کی عالم میں دھوم مچی ہوئی ہے اس زمانہ میں کسی شخص کو ان کا نام تک معلوم نہ تھا۔ انگریز جو آج دنیا کی سب سے زیادہ ترقی یافتہ قوم سمجھی جاتی ہے۔ وہ خانہ بدوش قبائل کی طرح جنگلوں اور پہاڑوں میں رہتے تھے۔ روس اور جرمنی گمنامی کے گڑھے میں پڑے ہوئے تھے۔ امریکہ زندگی کی صف ہی سے خارج تھا۔ روما کی طاقت بے شک ایک بہت بڑی طاقت تھی۔ مگر بہادرانِ اسلام کے سامنے اس کی حیثیت ایک سہمے ہوئے ٹھہرے کی سی تھی۔ ہم پہاڑوں کے سامنے آتے۔ تو وہ راستہ خالی کر دیتے تھے۔ ہم سمندروں کی طرف بڑھتے۔ تو موجیں سیلاب اور طوفان پیچھے ہٹ جاتے۔ فتح وکامرانی ہمارے قدم چومتی تھی اور ہم جس ویرانہ میں بھی قدم رکھتے۔ وہ سبزہ زار ہو جاتا"!

مگر سوال یہ ہے۔ کہ کیا اس طرح کی داستانیں مسلمانوں کے اندر ویسی ہی قوتِ عمل پیدا کر سکتی ہیں۔ جیسی قرونِ اولےٰ کے مسلمانوں میں موجود تھی۔ اگر فہم وفراست سے کام لے کر اس بات پر غور کیا جائے۔ تو ہر شخص بآسانی سمجھ سکتا ہے۔ کہ گو اس قسم کے واقعات ایک عارضی جوش انسانی قلب میں ضرور پیدا کر دیتے ہیں۔ مگر اس جوش اور ولولہ کی ایسی ہی کیفیت ہوتی ہے۔ جیسے ہنڈیا میں ابال آ جاتا ہے مستقل اور پائدار نفع کبھی حاصل ہو سکتا ہے۔ جب ان ذرائع کے ساتھ ساتھ کوئی مزکی اور معلم روحانی بھی ہو۔ جو اپنی قوتِ قدسی سے ایمانوں کو صیقل کرے۔ جس طرح علوم محض کتابوں کے پڑھ لینے سے نہیں آ جاتے۔ بلکہ اساتذہ کے سامنے ایک عرصہ دراز تک زانوئے تلمذ تہ کرنا پڑتا ہے۔ اسی طرح روحانی تغیرات خواہ انسانی قلب میں ہوں۔ یا تمام جہان میں۔ محض اسلاف کے کارنامے پڑھ یا سن لینے سے پیدا نہیں ہو جاتے۔ بلکہ ایسے تغیرات کے لئے کسی آسمانی مصلح کی ضرورت ہوتی ہے۔ جو خفتہ طاقتوں کو بیدار کرے اور مردہ اجسام میں زندگی کی روح پھونک دے۔ اگر روحانی مصلحین سے مستغنی ہو کر اس قسم کے تغیرات پیدا ہو سکتے۔ تو قرآن کریم لکھا لکھایا آسمان سے اتر آتا۔ یا کم از کم رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے بعد کسی مصلح کی احتیاج باقی نہ رہتی۔ مگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کے لئے صرف قرآن کریم کی موجودگی کافی نہیں سمجھی۔ بلکہ آپ نے فرمایا۔ کہ خدا میری امت کی اصلاح کے لئے ہر صدی کے سر پر ایک مجدد مبعوث کیا کرے گا۔ اسی طرح مسیح ومہدی کی بعثت کی آپ نے خوشخبری دی۔ پس جبکہ کسی مزکی ومعلم روحانی کے بغیر قرآن کریم کے کمالات سے بھی لوگ آگاہ نہیں ہو سکتے۔ اور نہ اس کی بیان کردہ خوبیاں بدرجہ کمال اپنے اندر پیدا کر سکتے ہیں۔ تو اس قسم کے الفاظ جن میں مسلمانوں کی گزشتہ عظمت وسطوت کا ذکر ہو۔ ان میں کس طرح کوئی تغیر پیدا کر سکتے ہیں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ باوجود اس بات کے کہ مسلمان واعظین بار بار ان باتوں کو پیش کرتے ہیں۔ پھر بھی بحیثیت مجموعی مسلمانوں پر کوئی اثر نہیں ہوتا۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ مسلمان اگر قرونِ اولےٰ کے مسلمانوں جیسی شان وشوکت حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ تو انہیں یہ سمجھ لینا چاہیئے کہ جس طرح قرونِ اولےٰ کے مسلمان نبوت وخلافت سے وابستہ ہو کر بام عروج پر پہونچے اسی طرح آج مسلمان بھی نبوت وخلافت سے وابستہ ہو کر ہی عروج حاصل کر سکتے ہیں۔ جس کا سلسلہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق اللہ تعالےٰ کی طرف سے قادیان میں قائم ہے۔ اور جس کی برکت سے جماعت احمدیہ باوجود نہایت قلیل التعداد ہونے کے تمام دنیا پر اپنے اثر ورسوخ کے لحاظ سے چھائی ہوئی ہے۔ اور بڑے بڑے معاندین اس جماعت سے لرزہ براندام رہتے ہیں۔ مسلمان بھی اگر اس الٰہی سلسلہ میں داخل ہو جائیں۔ تو وہ یقیناً اپنی کھوئی ہوئی عظمت کو حاصل کر لیں۔ "الامان" اسی سلسلہ میں لکھتا ہے:۔

"اسلام کی یہ عظمت وشان نتیجہ تھی۔ اس امر کا۔ کہ ہم مسلمان اللہ کے سپاہی تھے۔ ہم مسلمانوں کو سگے بھائیوں سے زیادہ عزیز سمجھتے تھے۔ ہماری جماعتی زندگی قائم تھی ہمارا دینی نظام قائم تھا۔ ہم آپس میں رحیم اور دشمنوں کے لئے شدید تھے۔ ہمارا ہر کام اللہ تعالےٰ کے لئے ہوتا تھا۔ ہماری زندگی سپاہیانہ تھی ہم خدا کے سوا کسی چیز کے ساتھ اپنے دل کو وابستہ نہ کرتے تھے۔ ہمارے دل میں دنیا کی:۔

(باقی دیکھیں ص ۳ کالم ۴)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حفظان صحت

بعض بیماریوں کے مجرب نسخے

از حضرت سید محمد اسحٰق صاحب

ایک مشہور مقولہ یا حدیث ہے کہ العلم علمان علم الادیان وعلم الابدان۔ یعنی علم تو دو ہی علم ہیں۔ یا دین کا یا پھر بدن کا یعنی علم طب۔ اس لئے میرا ارادہ ہے۔ کہ مندرجہ بالاعنوان کے ماتحت وقتاً فوقتاً مفید نسخے لکھتا رہوں۔ گو میں طبیب نہیں لیکن علم طب پڑھا ہوا ہوں۔ جو نسخے اس عنوان کے ماتحت درج ہوں گے۔ احباب کو چاہیئے کہ ان کا استعمال کسی طبیب یا ڈاکٹر سے پوچھ کر کیا کریں۔ اور اہل فن دوستوں سے درخواست ہے۔ کہ وہ بھی اپنے مفید تجارب سے اس عنوان کے ماتحت دوستوں کو مستفید فرماتے رہا کریں۔ ذیل میں چند طبی امور درج کرتا ہوں۔ جو انشاء اللہ نمبروار درج ہوا کریں گے۔

(۱) دمہ کا علاج

مجھے دمہ کی شکائت ۱۹۱۶ء سے ہے۔ جبکہ میں حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے حکم سے موسم گرما کی تعطیلات میں صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی اور مولوی محمد اسمٰعیل صاحب فاضل کے ہمراہ دو ماہ کے لئے بمبئی تبلیغ کے لئے گیا تھا۔ یہ تکلیف مجھے بمبئی کی آب وہوا سے ہوئی۔ ابتدا میں یہ تکلیف اس طرح شروع ہوئی۔ کہ رات کے پچھلے حصہ میں کھانسی اٹھا کرتی۔ پھر دم کشی شروع ہوئی۔ یعنی پیٹ اور سینہ میں سانس سماتا نہ تھا۔ مجھے اس بیماری میں یہ تجربہ ہوا ہے۔ کہ اگر مندرجہ ذیل باتوں سے بچا جائے تو دورہ نہیں ہوتا۔

(۱) ترش اشیاء سے (۲) برف یا زیادہ ٹھنڈا پانی استعمال کرنے سے (۳) تیل کی پکی ہوئی اشیاء سے (۴) زیادہ ہنسنے یا بولنے سے (۵) بہت پیٹ بھر کر کھانا کھانے سے (۶) برسات میں شبنم سے بھیگنے سے (۷) گرمیوں میں شام کے کھانے کے ساتھ زیادہ پانی پینے سے (۸) قبض سے وغیرہ وغیرہ

مجھے جناب ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے مندرجہ ذیل نسخہ عنائت فرمایا تھا جب مجھے دورہ ہوتا ہے میں استعمال کرتا ہوں۔ ایک خوراک کے پینے سے ہی مجھے بیحد تخفیف ہو جاتی ہے اور تین خوراک پیکر تو ہمیشہ اللہ کے فضل سے دورہ دور ہو گیا ہے۔ میں نے یہ بھی تجربہ کیا ہے۔ کہ دمہ کے دورہ میں حلق کی خراش کا بھی بہت دخل ہے۔ اس لئے حلق میں ٹنکچر آیوڈین گلیسرین ضرور لگائی جائے۔ اور اگر بنفشہ ابال کر پیا جائے تو بہت مفید ہے۔ مجھے ٹھنڈے پانی سے نہانا ہمیشہ مضر پڑا ہے شائد اس لئے کہ بچپن سے کبھی ٹھنڈے پانی سے نہانے کی عادت نہیں۔ ذیل میں نسخہ درج کیا جاتا ہے

هوالشافی

(۱) ایمونیم کلورائڈ	دس گرین
(۲) پوٹاسیم آیوڈائڈ	دس گرین
(۳) ٹنکچر سنیگا	دس منم (بوند)
(۴) ٹنکچر نیکس وامیکا	پانچ منم
(۵) ڈیجی فورٹس	سات منم
(۶) ایکوا سنمن (آب دارچینی)	ایک اونس (۲½ تولہ)

یہ ایک خوراک ہے ایسی تین خوراکیں دن میں تین مرتبہ ایک ایک کرکے پینی چاہئیں۔

(۲) درد شقیقہ کا علاج

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں یعنی ۱۹۰۷ء میں میں نے حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے سبقاً سبقاً باقاعدہ طب کی بعض کتب پڑھیں۔ ان میں سے بعض میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بھی ہم سبق رہے ہیں۔ مثلاً شرح رباعیات یوسفی میں حضور باقاعدہ میرے ہم سبق تھے۔ مجھے سب سے اول طب احسانی نام کتاب حضرت مولانا نورالدین صاحب رضی اللہ عنہ نے پڑھائی۔ پھر میزان الطب تکشیف الحکمۃ شرح رباعیات یوسفی موجز اور شرح اسباب تک تمام کتب نہائت توجہ اور محنت سے پڑھا کر ختم کرائی تھیں۔ انہی دنوں میں اکبر خان صاحب سنوری مرحوم جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خادم اور ایک طرح دربان تھے ان کی اہلیہ مرحومہ کو جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا کھانا پکایا کرتی تھیں، درد شقیقہ ہوا اور کئی دن تک باوجود مختلف علاجوں کے انہیں آرام نہ آیا۔ میں نے ان کی تکلیف دیکھ کر طب احسانی کا ایک نسخہ انہیں استعمال کے لئے کہا۔ انہوں نے استعمال کیا تو ایک دن ہی میں نصف بیماری جاتی رہی۔ اور دو یا تین روز کے استعمال سے بیماری بالکل دور ہو گئی وہ نسخہ یہ ہے:

گائے کا گھی اور گائے کا دودھ ملا کر سحری کے وقت ناک کے نتھنے کے ذریعہ بطور نسوار کے ان دونوں چیزوں کو اندر پہونچایا جائے۔ پانچ چھ مرتبہ سحری کے وقت ایسا کیا جائے۔ مثلاً ایک تولہ گائے کا گھی اور ایک دو تولہ گائے کا دودھ ملا کر ہتھیلی میں ڈالکر ناک کے نتھنے سے اوپر کھینچا جائے۔ اس طرح انشاء اللہ درد شقیقہ کو آرام آجائے گا۔ اس کے بعد بھی بہت سی جگہ یہ نسخہ میں نے استعمال کرایا۔ خدا کے فضل سے سو فی صدی اُسے مفید پایا۔ اُمید ہے کہ احباب اُسے استعمال کرکے فائدہ اٹھائیں گے۔

(۳) آنکھ کا علاج

ہمارے بچوں میں سے جب کسی کی آنکھیں دکھنے آتی ہیں تو ہمیں سخت فکر ہوتا ہے۔ کہ اب باقی سب بچوں کی آنکھیں بھی دکھنے لگیں گی۔ کیونکہ بچے آپس میں ہر وقت کھیلتے رہتے ہیں۔ ایک دوسرے کے بستروں میں لیٹتے اور ایک دوسرے کے تولئے استعمال کرتے ہیں۔ اس لئے ہم مریض بچے کو الگ کمرہ میں رکھتے ہیں۔ مگر پوری نگرانی مشکل ہے۔ آخر جب ایسا ہوا تو ہمیشہ یہی دیکھا کہ باقی سب بچوں کی آنکھیں بھی دُکھنے آگئیں اور پھر ہفتوں تکلیف رہی۔ ہندوستانی بچے اور پھر ہمارا تمدن اللہ کی پناہ۔ دوپہر کو بچے گلیوں میں پھر رہے ہیں۔ نہ پرہیز کرتے ہیں۔ اور نہ ایک جگہ ٹک کر بیٹھتے ہیں۔ غرض آنکھیں دکھنے کا سلسلہ جو شروع ہوتا ہے تو خدا خدا کرکے بڑی مشکل سے ختم ہوتا ہے۔ اس مرض میں ایک بات ہمارے تجربہ میں یہ آئی ہے۔ کہ شروع میں تو زنک لوشن ڈلوانا چاہیئے۔ قبض نہ ہونے دی جائے۔ مرچ ترش اور ثقیل غذاؤں سے پرہیز رکھا جائے۔ بچے اندھیرے کمرے میں رہیں۔ دن میں چار یا پانچ مرتبہ پوست کے پانی سے آنکھیں دھوئی جائیں۔ ہلدی پھٹکڑی اور افیون کا لیپ۔ دن میں چار مرتبہ آنکھ کے اردگرد اور پپوٹوں پر کیا جائے۔ اس کے علاوہ جب آنکھیں دکھنے پر پانچ چھ روز گزر جائیں۔ تو رات کو سوتے وقت چاکسو ڈلوایا جائے۔ اس نسخہ کو میں نے اپنے بچوں پر بیسیوں مرتبہ تیر بہدف پایا چاکسو اس طرح ڈالنا چاہیئے کہ آنکھ کا پپوٹا الٹ کر چاکسو کو دودھ میں ملا کر لگا دیا جائے۔ اور پھر آنکھ بند کرکے اوپر دودھ میں بھگو کر روئی کا پھایہ رکھ کر آنکھ پر پٹی نرمی سے باندھ دی جائے۔

619

ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کے اعتراضات کے جواب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ اور غیر مبایعین کے اشاعت اسلام کے کام میں دلچسپ مقابلہ

(۶)

ہندوستان میں جماعت احمدیہ کی تبلیغی خدمات کا مختصر ذکر گزشتہ قسط میں کیا جا چکا ہے۔ جن کے مقابلہ میں غیر مبایعین کے ادعاء خدمت گزاری کی کچھ بھی حقیقت نہیں ہے۔ اب بیرونی ممالک میں احمدی مجاہدین کی خدمات کا ذکر کیا جاتا ہے۔

بیرونی ممالک میں احمدی مجاہدین

امریکہ کے شمالی حصہ میں صوفی مطیع الرحمٰن صاحب بنگالی ایم۔اے خوش اسلوبی اور کامیابی سے آدم زادوں کو پیغام احمدیت دے رہے ہیں۔ جنوبی امریکہ میں مولوی رمضان علی صاحب مولوی فاضل اسلام کے نام کی منادی کر رہے ہیں۔ انگلستان میں مولانا جلال الدین صاحب شمس مولوی فاضل اور مولوی محمد صدیق صاحب مولوی فاضل شاندار طریق پر اسلام کے علم کو بلند کر رہے۔ اور احمدیت کی تبلیغ میں منہمک ہیں۔ اٹلی میں برادرم ڈاکٹر محمد دین صاحب مولوی فاضل اور ہونہار مجاہد ملک محمد شریف صاحب اس زمانہ کے رسل کی طرف لوگوں کو دعوت دے رہے ہیں۔ مغربی افریقہ میں مولوی نذیر احمد صاحب بی۔اے مولوی نذیر احمد صاحب مبشر مولوی فاضل اور جناب حکیم فضل الرحمٰن صاحب کی تبلیغی کوششوں سے جوق در جوق لوگ حلقہ بگوشان احمدیت میں شامل ہو رہے ہیں۔ مشرقی افریقہ میں شیخ مبارک احمد صاحب مولوی فاضل اور ڈاکٹر نذیر احمد صاحب کی سرگرمی اور احمدیت کی تبلیغ میں انہماک قابل رشک ہے۔ جزیرہ ماریشس میں جناب حافظ جمال احمد صاحب کی مسلسل اور مستقل تبلیغ اسلام سے چاروں طرف مسیحائے زمان علیہ السلام کا نام پہونچ رہا ہے۔ فلسطین میں اس دورِ لرزہ آفرین میں سیدنا حضرت محمود ایدہ اللہ بنصرہ کا ایک غلام مولوی محمد شریف مولوی فاضل حضرت احمد علیہ السلام کا پیغام پہنچانے میں پوری جانفشانی سے مصروف ہے۔ سیلون میں مولانا محمد عبد اللہ صاحب مولوی فاضل مالاباری کا ٹھوس کام اور احمدیت کی منادی زبان زد خلائق ہے۔ برما میں مولوی احمد خان صاحب نسیم مولوی فاضل فرستادہ حق کی دعوت کا اعلان کر رہے ہیں۔ ملایا میں مولوی غلام حسین صاحب ایاز مولوی فاضل پیکر ایثار بن کر احمدیت کے نام کو بلند کر رہے ہیں۔ سماٹرا میں مخلص مبلغ مولوی محمد صادق صاحب مولوی فاضل۔ مولوی ابوبکر صاحب ایوب سماٹری مولوی فاضل اور مولوی عبد الواحد صاحب سماٹری مولوی فاضل کی بے لوث خدمات کے نتیجہ میں احمدیت کی کشت سرسبز و شاداب ہو رہی ہے۔ جاوا میں جناب مولوی رحمت علی صاحب مولوی فاضل کی مجاہدانہ مساعی بار آور ہو رہی ہیں۔ اور احمد جری اللہ علیہ السلام کی غلامی میں داخل ہونے والے روز افزوں ترقی پر ہیں۔ نوجوان مجاہد ملک عزیز احمد صاحب اور سید شاہ محمد صاحب مجاہد ہزاروی بھی وہاں پر ہی احمدیت کا پیغام پہونچا رہے ہیں۔ چین میں ان ایام جنگ میں بھی چوہدری محمد اسحٰق صاحب مجاہد تحریک جدید کی سرفروشی کے نتیجہ میں خدا کے نبی کی تبلیغ ہو رہی ہے جاپان میں اخویم حافظ عبد الغفور صاحب جالندھری مولوی فاضل مجاہد تحریک جدید اشاعت اسلام میں کوشاں ہیں۔ اور ہر ممکن طریق سے مسیح پاک کے نام کو مشرق اقصیٰ کے باشندوں تک پہونچا رہے ہیں ؛

یہ صرف ان مبلغین و مجاہدین احمدیت و اسلام کے ناموں کی مختصر فہرست ہے۔ جو اس وقت دنیا کے مختلف ممالک میں باقاعدہ مشن قائم کر کے اسلام کی تبلیغ میں مصروف ہیں۔ اور یہ سب خلافت ثانیہ کے تربیت یافتہ اور اسی مقدس خلیفہ کی ہدایات کے ماتحت دنیا کی ہر قسم کی تلخی برداشت کرتے ہوئے استقلال سے اپنے فریضہ کو ادا کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ ہو۔ آمین

آپ مجاہدین کے اس گروہ پر نظر ڈالیں اور غیر مبایعین سے مطالبہ کریں۔ کہ وہ اپنے بیرونی مشنوں میں سے صرف ایک مشن کا ہی نام بتائیں۔ جہاں پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نام اور دعویٰ کی تبلیغ ہوتی ہو۔ یقیناً وہ ایسا نہیں کرسکتے۔ ووکنگ مشن صریح طور پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بیزاری کا اعلان کر چکا ہے۔ اور یوں بھی وہ خواجہ صاحب کا ذاتی مشن تھا۔ جرمن مشن کا یہ حال ہے کہ وہاں کے انچارج مولوی صدر الدین صاحب کے متعلق امیر شکیب ارسلان نے شائع کیا ہے کہ انہوں نے مرزا صاحب کو مسیح موعود بھی قرار نہیں دیا اب وہاں کا جو حال ہے۔ وہ بھی غیر مبایعین کو معلوم ہے۔ مرزا ولی احمد بیگ صاحب سے جو سلوک کیا گیا۔ اس کے پیش نظر نہیں کہا جاسکتا۔ کہ وہ ہالینڈ میں احمدیت کا ذکر کرتے ہوں گے۔ غرض جماعت احمدیہ کے بکثرت تبلیغی مشنوں کے بالمقابل غیر مبایعین کا ایک بھی باقاعدہ مشن نہیں جو حفاظت و اشاعت اسلام کا ٹھوس کام کر رہا ہو۔ اگر افراد اور جماعتوں کو دیکھا جائے تب بھی انہیں جماعت احمدیہ سے کچھ نسبت نہیں۔ ہندوستان کے اندر بھی حقیقت اظہر من الشمس ہے اندریں حالات اس سے بڑا ظلم کیا ہوگا کہ ڈاکٹر بشارت احمد کہیں کہ خلافت محمودیہ نے جماعت کو حفاظت و اشاعت اسلام سے ہٹا دیا ہے؟

جماعت احمدیہ کے مقابلہ میں غیر مبایعین کی خدمات دین کی حقیقت

میں ذیل میں ایک واضح ترین ثبوت اس بات کا پیش کرتا ہوں کہ جماعت احمدیہ کے مقابلہ میں غیر مبایعین میں حفاظت و اشاعت اسلام کا جذبہ قریباً قریباً مفقود ہے۔ جناب مولوی محمد علی صاحب کا ایک خطبہ "خدمت دین کے لئے پانچ گریجوایٹ نوجوانوں کی ضرورت" کے عنوان سے شائع ہوا ہے جس میں آپ نے کہا۔

"اس وقت گزشتہ سالانہ جلسہ کے موقعہ پر انجمن نے ایک معمولی سا قدم اٹھایا یا فیصلہ کیا کہ پانچ گریجوایٹ ہم لینا چاہتے ہیں۔ جو اپنی زندگی کو راہ خدا میں وقف کر دیں۔ یہ اس لئے کہ آئندہ صحیح علم کو پیدا کرنے اور اسے ترقی دینے کے بعد وسائل قائم رہیں۔"

(پیغام صلح ۱۱ فروری ۳۷ء)

غیر مبایعین کی انجمن دسمبر ۳۶ء میں پانچ گریجوایٹوں کے لئے فیصلہ کرتی ہے۔ ان کا امیر اس کا اعلان اور مطالبہ ۵ فروری کے خطبہ جمعہ میں کرتا ہے۔ ۱۱ فروری کے پیغام میں وہ چھپتا ہے۔ مگر فروری۔ مارچ۔ اپریل پورے تین مہینے گزر جاتے ہیں۔ اور حفاظت و اشاعت اسلام کے ان واحد اجارہ داروں میں سے کوئی ایک گریجوایٹ بھی زندگی وقف کرنے کے لئے آگے نہیں بڑھتا۔ آخر ۳ مئی ۳۷ء کے پیغام صلح میں غیر مبایعین کی انجمن کا سیکرٹری حسب ذیل اعلان

کرتا ہے:-

"قبل ازیں اعلان کیا گیا تھا۔ کہ انجمن کو ایسے پانچ گریجوایٹ درکار ہیں۔ جو خدمتِ دین کے لئے زندگی وقف کرنے کے لئے تیار ہوں۔ چونکہ اس اعلان میں کچھ تشریح نہ تھی۔ اس لئے معاملہ تکمیل کو نہ پہونچ سکا۔ اب انجمن نے معاملہ پر از سرِ نو غور و خوض کرکے فیصلہ کیا ہے۔ کہ سر دست اس کام کے لئے محض دو گریجوایٹ منتخب کئے جائیں۔ انجمن دو سال تک ٹریننگ دے گی اور امیدواروں کو مذہبی ریسرچ ورک پر لگائے گی۔ زمانہ ٹریننگ میں شرح وظیفہ فی طالب علم ۳۰؎ ماہوار ہوگا۔ تمام ذاتی اخراجات کا متکفل خود طالب علم ہی ہوگا۔ ٹریننگ کے اختتام پر ابتدائی تنخواہ ۶۰؎ روپے ہوگی اور چار روپے سالانہ ترقی۔ پہلا گریڈ ۶۰-۴-۱۰۰ تک ہوگا۔ ہر امیدوار کے لئے سات سال تک انجمن کی سروس لازمی ہوگی۔ اور اس مضمون کا ایک تحریری معاہدہ بھی ان کو دینا پڑے گا"

ناظرین! اس اعلان سے اندازہ لگائیں۔ کہ کیا غیر مبایعین میں دین کی اشاعت کے لئے وقفِ زندگی کی رُوح ہے؟ پانچ ماہ کی جد و جہد کے باوجود پانچ گریجوایٹ میسر نہیں آسکے۔ آخر پانچ کی بجائے "از سرِ نو غور و خوض" کرکے دو گریجوایٹ طلب کئے جاتے ہیں۔ اور وہ بھی وقف کے لئے نہیں۔ بلکہ ایک معقول تنخواہ کا لالچ دے کر اور پھر "تحریری معاہدہ" بھی ساری عمر کے لئے نہیں۔ بلکہ صرف "سات سال تک انجمن کی سروس" کا معاہدہ ہے۔ ہر شریف غیر مبایع کی گردن شرم سے جھک جائے گی۔ جب وہ بڑی بڑی ڈینگوں کے باوجود اپنی قوم کی حالت دیکھیگا۔ اِدھر جماعت احمدیہ کا یہ حال ہے۔ کہ خلیفہ برحق بلا شرط وقفِ زندگی کے لئے صرف پندرہ روپیہ ماہوار گزارہ پر گریجوایٹوں کو بلاتا ہے۔ اور ساری عمر کے لئے وقف کا مطالبہ کرتا ہے۔ تو بیسیوں نوجوان اس کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے میدانِ عمل میں آجاتے ہیں جن میں سے حسبِ ضرورت انتخاب کئے جاتے ہیں۔ اور آج بھی مرکزِ سلسلہ میں ایسے نوجوانوں کی ایک جماعت تندہی سے تبلیغ کے لئے تیار ہو رہی ہے۔ اور ابھی جماعت کے سینکڑوں نوجوان گریجوایٹ منتظر بیٹھے ہیں۔ کیا اس ایثار پیشہ جماعت کے بالمقابل غیر مبایعین اپنے آپ کو پیش کرتے ہوئے حجاب محسوس نہ کریں گے۔ درآنحالیکہ ان کا حال ان کے مندرجہ بالا اعلان سے ظاہر ہے۔

امید ہے کہ ڈاکٹر بشارت احمد صاحب اور دیگر غیر مبایعین پر اب واضح ہوگیا ہوگا۔ کہ اس وقت حفاظت و اشاعتِ اسلام کا ٹھوس کام صرف وہی جماعت کر رہی ہے۔ جس کا قائدِ اعظم اس وقت سیدنا حضرت محمود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ہیں۔ اسی کی روحانی تربیت سے جماعت میں والہانہ طور پر تبلیغی جوش ہے۔ اس کے بالمقابل غیر مبایعین پر ایک مُردنی چھا رہی ہے۔ ان کے امیر کی آواز بے تاثیر ہے۔ ان کی انجمن کے فیصلے بھی ان کے تنزل کے مظہر ہیں۔ ان کا ہر قدم پیچھے کی طرف جا رہا ہے۔ اور ترقی کرنے والی آسمانی جماعتوں سے انہیں دور کا بھی واسطہ نہیں۔

کارِ خاص کا محکمہ

ڈاکٹر صاحب نے یہ بیان کیا ہے کہ "کارِ خاص کے نام سے ایک حصہ قوم کو نہ صرف سیاسی امور میں۔ بلکہ تمام جماعتی اور مذہبی امور میں جاسوسیاں کرنے اور اپنے مقاصد کے حصول کے لئے طرح طرح کے جوڑ توڑ کرتے رہنے کی عادت ڈال دی"۔

یہ اعتراض بھی دیگر اعتراضات کی طرح باطل ہے۔ اور اس بنا پر خلافتِ ثانیہ کو مطعون کرنا دانشمندی سے بعید ہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ ہر نظام کا اپنے مخالفوں کے منصوبوں سے آگاہ رہنا ضروری ہے۔ اور دشمن کی خفیہ تدابیر کا جائز رنگ میں علم حاصل کرنا لازمی ہے۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں۔ کہ جھوٹ یا فریب سے کام لیا جائے۔ خود رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے دشمنانِ اسلام کی تجاویز اور تیاریوں کا علم حاصل کرنے کا محکم انتظام کر رکھا تھا۔ منافقین کی ریشہ دوانیوں کا آپ کو فوراً پتہ لگ جاتا تھا۔ اسی لئے وہ جز بز ہو کر کہتے تھے۔ ھُوَ اُذُنٌ کہ آپ تو محض کان ہیں۔ لوگوں کی باتیں سنتے رہتے ہیں۔ صحابہ کرام رض کا طریق تھا۔ کہ جب کسی معاند یا منافق کی کوئی ایسی حرکت دیکھتے۔ جو اسلامی نظام میں کسی قسم کی ابتری پیدا کرنے کا موجب ہوسکتی۔ تو اس کی اطلاع فوراً دربار نبوی میں پہونچاتے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ واذا جاءھم امر من الامن او الخوف اذاعوا بہ ولو ردوہ الی الرسول و الی اولی الامر منھم لعلمہ الذین یستنبطونہ منھم (نساء) کہ مومن نظامِ جماعت سے متعلق خبریں فوراً رسول کریم۔ اور اولوالامر کو پہونچاتے ہیں۔ مگر منافق ایسا نہیں کرتے۔ بلکہ ان کو لوگوں میں پھیلا دیتے ہیں۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے عہدِ خلافت کی ایک خبر پر ابن اثیر کہتا ہے، اعلمتہ عیونہ بالشام کہ حضرت علی رض کے جاسوسوں نے جو ملک شام میں تھے۔ آپ کو اس کی اطلاع دی تھی۔ (الکامل جلد ۳ صفحہ ۱۱۶)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا انتظام اس بارہ میں بہت کامل تھا۔ تاریخ الطبری میں حضرت خالد رض کے متعلق لکھا ہے۔ وکان عمر لا یخفی علیہ شئ فی عملہ۔ کہ ان کے تمام اعمال کا پتہ فاروق اعظم کو لگ جاتا تھا۔ (صفحہ ۲۵۲۶)

حضرت عمر رض نے "کارِ خاص" کا ایک محکمہ مقرر فرمایا تھا جس کا انچارج عامل البرید کہلاتا تھا۔ وھو منفصل عن سلطۃ الولاۃ مکلف خلا عن اعمال البرید بنقل اخبار الولاۃ والبلاد لدار الخلافۃ وان یکتب الیھم من ھذہ الاخبار للخلیفۃ لیکون علی علم من احوال الرعیۃ والولاۃ اس کا حکام سے تعلق نہ ہوتا تھا۔ وہ علاوہ ڈاک کے گورنروں۔ حکام نیز ملک کی خبریں قصرِ خلافت تک پہونچانے کا ذمہ دار تھا نیز یہ کہ اہم خبریں براہِ راست خلیفۂ وقت کو لکھتا رہے۔ تا اسے رعیت اور افسروں کے حالات کا پورا پورا علم رہے۔ (مشاہیر الاسلام جلد ۲ صفحہ ۲۷)

پھر حضرت عمر رض کی سیاست کی بنیاد کے طور پر لکھا ہے۔ کان رضی اللہ عنہ شدید المراقبۃ لعمالہ کثیر السوال عن سیرتھم واخبارھم ویبلغ بہ ذالک ان اقام علیھم العیون یوافونہ باخبارھم وجعل احد الصحابۃ وھو من اھل التقی والصدق واسمہ محمد بن مسلمۃ قاصاً ای محققاً لاخبارھم وتقصاً لآثارھم کہ حضرت عمر رض اپنے مقررہ افسروں کی سخت نگرانی کرتے تھے۔ اور ان کے طرزِ سلوک اور حالات کے متعلق بہت دریافت کرتے رہتے تھے یہاں تک کہ آپ نے ان پر جاسوس مقرر کر رکھے تھے جو ان افسروں کی خبریں حضرت عمر رض تک پہنچاتے تھے۔ پھر حضرت عمر رض نے ایک صحابی حضرت محمد بن مسلمہ رض کو جو خاص طور پر متقی اور راستباز تھے۔ ان جاسوسوں کی رپورٹوں کی تحقیق اور ریکارڈ کے لئے مقرر فرما رکھا تھا۔ (مشاہیر الاسلام مطبوعہ مصر جلد ۲ صفحہ ۳۹)

اگر آپ نہایت قلیل رقم میں سال بھر کے لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبات کا مطالعہ کرنا چاہتے ہیں۔ تو آج ہی اڑھائی روپیہ بھیجکر اپنے نام الفضل کا خطبہ نمبر جاری کرالیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کے خاص انداز کو نظر انداز کر کے نفس واقعہ کو دیکھا جائے۔ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے طریق عمل کو مد نظر رکھا جائے۔ تو صاف کھل جاتا ہے۔ کہ جس بات پر غیر مبایعین اور منافقین معترض ہو رہے ہیں وہ تو موجودہ خلافت کو خلافتِ فاروقی کا شبیہ و مثیل ثابت کر رہی ہے۔ ہاں یہ لوگ تو اس لئے ناراض ہو رہے ہیں۔ کہ اس انتظام سے ان کی پردہ دری ہو جاتی ہے۔ اور ان کے منصوبے خاک میں مل جاتے ہیں۔ جیسا کہ حضرت عمرؓ کے زمانہ میں بھی منافق ناراض ہوا کرتے تھے۔ مگر ایسے لوگوں کی ناراضی سے صحیح طریق عمل چھوڑا نہیں جا سکتا۔

حلال کو حرام اور حرام کو حلال قرار دینے کا افتراء

دسواں نقصان جو ڈاکٹر صاحب نے آخر میں بطور افتراء لکھا ہے۔ انہی کے الفاظ میں یہ ہے کہ:-

"قوم کو انسان پرستی کی عادت ڈال دی۔ خلیفہ جسے حلال کہہ دے اسے حلال سمجھتے ہیں جسے حرام کہہ دے اسے حرام سمجھتے ہیں۔ خلیفہ کے حکم کے سامنے شریعت کا حرام حلال کالعدم نظر آتا ہے"

چونکہ نادانوں نے خلیفہ کی اطاعت کو "انسان پرستی" کی تعلیم قرار دینا تھا۔ اس لئے اللہ تعالےٰ نے آیت استخلاف میں پہلے ہی فرما دیا یعبدوننی لا یشرکون بی شیئاً۔ کہ وہ تو کامل موحد ہوں گے۔ ان پر انسان پرستی کے معلم ہونے کا الزام سراسر باطل ہے غیر مبایعین پر واضح رہے کہ خلفاء شریعت کے تابع ہوتے ہیں۔ وہ شریعت کے حرام کو ہی حرام۔ اور شریعت کے حلال کو ہی حلال قرار دیتے ہیں۔ اس لئے کبھی سچے مخلصین ایسا نہیں کرتے کہ جس شخص کے ہاتھ پر بیعت کریں۔ اس کے مقابلہ پر کھڑے ہو جائیں۔ وہ اپنی رائے کو ادب سے پیش کرتے ہیں۔ مگر فیصلہ وہی ہوتا ہے۔ جو خلیفہ برحق فرماتا ہے۔ مولوی محمد علی صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ کی بیعت کے ذکر پہ لکھا ہے:-

"اس لئے ضروری تھا کہ مرید اپنے آپ کو مرشد کے سامنے ایک بے جان کی طرح ڈال دے۔ اور اپنی جملہ خواہشات کو اس کے سپرد کر دے، نہ یہ کہ مرشد کہتا ہے کہ فلاں بات درست ہے۔ تو مرید کہتا ہے کہ مرشد نے سمجھا ہی نہیں۔ میں اس کو بہتر سمجھتا ہوں۔ یہ بیعت کر لینے کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح کی گستاخی ہے اور بیعت کے مفہوم کے ساتھ ہنسی ہے"

(ایک ضروری اعلان ص۱۰)

جس بات کو مولوی محمد علی صاحب اخلاص کا اعلےٰ معیار اور دینداری کی حقیقی علامت قرار دیتے ہیں۔ اسی کو ڈاکٹر بشارت احمد صاحب مردم پرستی بتلاتے ہیں۔ فرمائیے حق پرست انسان ڈاکٹر صاحب کی مانے یا مولوی صاحب کی؟

ڈاکٹر صاحب کو یاد رکھنا چاہیئے کہ غیر احمدی سے احمدی لڑکی کی شادی کرنے والا دلی بہر حال ناجائز فعل کا مرتکب ہوا ہے۔ اگر وہ بعد ازاں سچی ندامت و توبہ اختیار کرتا ہے۔ تو اس کی دنیوی سزا خلیفۂ وقت معاف فرما سکتا ہے۔ کسی مجرم کی حقیقی توبہ پر اس کے جرم کی سزا کو معاف کر دینے کا نام "حرام کو حلال ٹھہرانا" رکھنا صرف غیر مبایعین کا ہی خاصہ ہے۔ کیا اگر ہم چور کی سچی توبہ پر اپنے حق کو چھوڑ دیتے ہیں۔ اور اسے معاف کر دیتے ہیں۔ تو اس کا یہ مطلب ہے کہ ہم نے چوری کو حلال قرار دے دیا؟ ہرگز نہیں۔

ڈاکٹر صاحب نے احمدی لڑکی کی شادی کے مسئلہ کی طرف اشارہ کیا ہے اس لئے میں انہیں ان کا ہی آخری مسلمہ فیصلہ یاد دلاتا ہوں۔ لکھا ہے:-

"عہد کرو کہ احمدی کا رشتہ احمدی گھرانے میں ہوگا۔ احمدی بچیوں کی شادیوں میں ایک احمدی مزدور کو غیر احمدی نواب سے زیادہ اچھا نہ سمجھیں تو اس کا نام قومیت نہیں۔ اور اسے تعلیم کہنا گناہ ہے۔ اسی طرح اگر ہم لڑکوں کی شادی کے وقت ایک غریب اور بے کس احمدی لڑکی کو ایک کروڑپتی غیر احمدی کی لڑکی پر ترجیح نہ دیں۔ تو ہمارا دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا دعوےٰ فضول اور بے معنی ہے"

(پیغام صلح ۲۰ جون ۱۹۲۷ء)

جناب ڈاکٹر صاحب! آپ اسے حلال کو حرام قرار دینا لکھیں یا حرام کو حلال بتلانا گردانیں۔ بہر حال اس جگہ یہ ضرور صادق آتا ہے کہ ؎

ہرچہ دانا کنند کنند ناداں
لیک بعد از ہزار رسوائی

الحمد للہ کہ میں نے ڈاکٹر صاحب کے پیش کردہ "تلخ ثمرات" کی حقیقت کو واضح کر دیا ہے۔ اور اسی ضمن میں خلافت ثانیہ کی عظیم الشان برکات یعنی صحیح عقائد کی تمکین، روحانی تربیت، قوتِ عمل کی تنظیم۔ اور جماعت کے شاہراہ ترقی پر گامزن کر دینے کی طرف بھی اشارہ کر دیا ہے۔

و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین

خاکسار۔ ابوالعطاء جالندھری

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت پھمبیاں کی احمدی مستورات کا نیک نمونہ

گذشتہ ایام میں نظارت تعلیم و تربیت کی طرف سے بابا محمد حسن صاحب کو جماعت پھمبیاں ضلع ہوشیار پور میں بغرض تربیت بھیجا گیا تھا۔ اب وہاں سے رپورٹ موصول ہوئی ہے۔ کہ بابا صاحب کے وعظ سے مردوں اور عورتوں میں بیداری پیدا ہو گئی ہے۔ اور بفضلہ تعالےٰ احباب دین کے کاموں میں خوب دلچسپی لیتے ہیں۔ عورتوں نے بابا صاحب کی تحریک پر اپنی نمازوں اور تعلیم کے لئے مسجد کے ساتھ تقریباً ۲۲ × ۱۵ فٹ کمرہ تیار کر لیا ہے۔ اس کمرے کے بننے میں عورتوں نے خوب محنت اور مشقت کی۔ صبح سے دس بجے تک۔ اور چار بجے سے شام تک یہ کام کرتی تھیں۔ اور برابر چودہ دن تک کام کرتی رہیں۔ جماعت پھمبیاں کی احمدی مستورات کا یہ نمونہ قابل تعریف ہے۔

ناظر تعلیم و تربیت قادیان

ایک موصی کا قابل تقلید نمونہ

شیخ شیر محمد صاحب موصی ۱۱۹۴ سکنہ لدھیانہ نے اپنی موجودہ جائیداد کا حصہ وصیت کچھ نقدی کی صورت میں۔ اور کچھ جائیداد غیر منقولہ کی صورت میں ادا کر دیا ہے۔ موصی مذکور بہت بڑی جائیداد کا مالک ہے۔ ۱/۳ حصہ کی وصیت ہے۔ اور حصہ وصیت ۵۹/۸ ۳م روپیہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کے حصہ میں آیا ہے جس میں سے نقد ۱۲۵۹/۸ روپیہ۔ اور جائیداد غیر منقولہ واقعہ قادیان ۱۸۰۰ روپیہ کی ملی ہے۔ دوسرے موصیوں کو اس نیک نمونہ کی تقلید کرنی چاہیئے اور حصہ وصیت زندگی میں ہی ادا کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے؟

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

اہم ملکی حالات اور واقعات

کانگرس پریذیڈنٹ کا تازہ بیان

بمبئی سے ۲۱ جون کی خبر ہے۔ کہ کانگرس کے پریذیڈنٹ بابو راجندر پرشاد صاحب نے ایک پریس انٹرویو کے دوران میں کہا۔ کہ فارورڈ بلاک قائم تو ہو گیا ہے۔ مگر اس نے تاحال کوئی معین پروگرام ملک کے سامنے نہیں رکھا۔ کانگرس کی تعمیری مساعی کا سلسلہ بدستور ہے۔ اور یہ الزام کہ پارلیمنٹری پروگرام نے کانگرسیوں کو سست اور عافیت کوش کر دیا ہے۔ صحیح نہیں۔ فیڈریشن کے ذکر پر آپ نے کہا۔ کہ از روئے آئین یہ اس وقت تک نافذ نہیں ہو سکتی۔ جب تک کہ والیان ریاست کی ایک خاص تعداد اس سے متفق نہ ہو۔ اور اب تو ریاستوں نے متفقہ طور پر اسے مسترد کر دیا ہے۔ اس لئے اس کے نفاذ کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ لہٰذا اس سوال پر لڑائی کا امکان ہی نہیں۔ ہاں اگر اس صورت حالات میں کوئی تبدیلی کی گئی۔ تو کانگرس اپنے فیصلہ کے مطابق پوری طاقت کے ساتھ اس کا مقابلہ کرے گی۔ مگر فیڈریشن کے سوال پر جنگ کے التوا کے یہ معنے نہیں۔ کہ مکمل آزادی کی لڑائی بھی ملتوی ہو گئی ہے اس کے لئے ہمیں بہرحال تیار رہنا چاہیئے۔ لوگ مجھے گاندھی جی پر اندھا دھند اعتقاد کا طعنہ دیتے ہیں۔ میں اس کا فخر کے ساتھ اعتراف کرتا ہوں۔ میں نے بہت قریب سے ان کا مطالعہ کیا ہے۔ اور میں نے دیکھا ہے کہ وہ بعض بیش بہا افتادہ باتوں سے کرشمے ظاہر کرتے ہیں۔ ان کے نکتہ چین جن اصول پر اعتقاد رکھتے ہیں۔ ان کو دنیا کے کئی ممالک نے تجربہ کے بعد ترک کر دیا ہے۔ فرانس اور برطانیہ نے کبھی سوشلزم کو نزدیک نہیں پھٹکنے دیا۔ اٹلی اور سپین تلخ تجربہ کے بعد اسے چھوڑ چکے ہیں۔ دنیا میں صرف روس ہی ایک ملک ہے جس نے اسے اختیار کر رکھا ہے اور صرف ایک مثال کی بنا پر اسے اچھا سمجھ لینا اور یہ خیال کر لینا کہ ہمارے ملک کی نجات بھی اسی سے وابستہ ہے۔ حماقت اور بے وقوفی ہے۔

فیڈریشن اور ہندوستانی والیان ریاست

۱۹ جون کو برطانوی پارلیمنٹ میں سوال کیا گیا۔ کہ ہندوستانی والیان ریاست نے فیڈریشن کے متعلق جو فیصلہ کیا ہے۔ کیا اس کے پیش نظر حکومت اس مسئلہ پر از سر نو غور کرے گی۔ کرنل میو رہیڈ نے جواباً کہا۔ کہ والیان ریاست کے فیصلے کی کوئی باضابطہ اطلاع حکومت کو نہیں پہنچی۔ لیکن فیڈریشن کے مسئلہ پر از سر نو غور کرنے کا سوال پیدا ہی نہیں ہوتا۔ ایک ممبر نے سوال کیا۔ کہ ہر طرف سے فیڈریشن کی مخالفت کے پیش نظر کیا اس پر از سر نو غور کرنا مناسب نہ ہو گا۔ کرنل میو رہیڈ نے کہا۔ کہ چاروں طرف سے کسی چیز کی مخالفت لازماً اس کے برا ہونے کی دلیل نہیں۔ ایک سوال یہ کیا گیا۔ کہ کیا والیان ریاست کے خیالات کے پیش نظر فیڈریشن کے آئین میں ترمیم کی جائے گی۔ اس کے جواب میں حکومت کی طرف سے کہا گیا۔ کہ وائسرائے ہند نے جنوری میں بہ سلسلہ فیڈریشن سکیم والیان ریاست کو گدی نشینی کی جو شرائط پیش کی تھیں۔ ان میں تبدیلی کا کوئی امکان نہیں۔

تحریک خاکساران اور حکومت ہند

ماہ مئی کے شروع میں اخبار سول نے تحریک خاکساران کے متعلق ایک سلسلہ مضامین لکھا تھا۔ جس کا ملخص جہاں تک کہ واقعات کا تعلق تھا۔ ہم نے انہی دنوں الفضل میں دے دیا تھا۔ اس کے بعد سول نے جو مضامین لکھے۔ ان میں اس بات پر زور دیا تھا۔ کہ یہ تحریک دراصل نازی اصول پر مبنی ہے۔ حتیٰ کہ ہندوستان میں اس کا مقصد ہی نازی پروپیگنڈا کرنا ہے۔ جس کے لئے ہٹلر کی طرف سے اس کے بانی کو گرانقدر رقوم بطور امداد ملتی ہیں۔ اپنے اس دعویٰ کے ثبوت میں اس نے سب سے بڑی دلیل یہ دی تھی۔ کہ یہ لوگ اطاعت امیر کے جذبہ سے سرشار ہیں۔ گویا ایک قسم کی آمریت قائم کرنا چاہتے ہیں۔ اور حکومت کو توجہ دلائی تھی۔ کہ وہ اس معاملہ کی تحقیقات کرائے۔

اب لاہور سے ۲۱ جون کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ حکومت ہند نے اس الزام کی تحقیقات کا حکم دیدیا ہے۔ اور اس کا مرکزی ادارہ تفتیش سرگرمی کے ساتھ اس طرف متوجہ ہے۔ اس تحقیقات کی بنا سول کا سلسلہ مضامین ہی خیال کیا جاتا ہے۔ بلکہ خود سول نے فخریہ انداز میں بیان کیا ہے۔ کہ جو الزامات اس نے اس تحریک پر لگائے تھے۔ ان سے متاثر ہو کر حکومت ہند نے یہ تحقیق و تفتیش شروع کر دی ہے۔

اس کے ساتھ ہی یہ خبر بھی ۲۱ جون کو بمبئی سے شائع ہوئی ہے۔ کہ ریاست حیدرآباد میں اس تحریک کو خلاف قانون قرار دے دیا گیا ہے۔ اور اعلان عام کے ذریعہ مشتہر کیا گیا ہے۔ کہ چونکہ یہ ایک فرقہ وار تحریک ہے۔ اس لئے کوئی ریاستی باشندہ بالخصوص کوئی سرکاری ملازم اس میں شریک نہ ہو اور اس کا ممبر نہ رہے۔ گلبرگہ پولیس نے وہاں کے ۲۱ خاکساروں کو گرفتار بھی کر لیا ہے۔ حیدرآباد میں اس تحریک کا قائد ایک سرکاری ملازم تھا۔ جسے موقوف کر دیا گیا ہے۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ یہ بھی اسی پروپیگنڈا کا اثر ہے۔ جو اینگلو انڈین اخبارات نے گذشتہ دنوں اس کے خلاف کیا۔ بعض اسے نازیت کی شاخ قرار دیا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سرکاری زمینوں کی متاجری کے طریق میں تبدیلی

۱۹۳۲ء میں جب نہر لوئر جناب پر بعض بنجر علاقے قابل کاشت بنائے گئے تو اس زمین کو متاجری پر دینے کا یہ طریق تھا۔ کہ لوگوں کو بڑے بڑے قطعات اراضی دے دیئے جاتے تھے۔ اور وہ آگے چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں میں کاشتکاروں کو دیتے تھے۔ اور آپ گویا حکومت اور اصل کاشتکاروں کے درمیان ایک ایجنسی کے طور پر کام کرتے تھے۔ غریب کاشتکاروں کو اس سے بہت شکایت تھی۔ کہ اصل مستحقین کو نظر انداز کر کے بڑے بڑے لوگوں کو اس طریق سے فائدہ پہنچایا جاتا ہے۔ اس کے متعلق بہت پروپیگنڈا بھی ہو رہا تھا۔ اب ۲۱ جون کو حکومت کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ ۲۱۵۶۸ ایکڑ اراضی ربیع ۱۹۳۹ء میں خالی ہونے والی ہے۔ اور فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ اسے ایک ایک اور دو دو مربعوں میں تقسیم کر کے غریب کاشتکاروں کو پانچ سال کے لئے متاجری پر دیا جائے۔ ایک یا دو مربعوں سے زیادہ زمین کسی کو نہیں دی جائیگی اور ٹنڈروں کے ذریعہ تقسیم ہوگی۔ اس طرح چھوٹے چھوٹے کاشتکاروں کو براہ راست حکومت کے ماتحت کاشت کرنے کا موقعہ بہم پہنچایا جائے گا۔

کتب منشی۔ منشی عالم۔ منشی فاضل
ادیب۔ ادیب عالم۔ ادیب فاضل
کی نئی اور سیکنڈ ہینڈ کتب
ملنے کا پتہ:۔ ملک بشیر احمد تاجر
کتب کشمیری بازار لاہور

پتہ مطلوب ہے

مولوی علی احمد صاحب سابق ملازم فرم چاول لائل پور کا پتہ درکار ہے۔ اگر کسی دوست کو معلوم ہو تو مطلع فرمائیں۔ ناظر

مغربی سیاسیات میں اتار چڑھاؤ

چین کے ساحلی علاقہ پر جاپان کا حملہ

چین کا ساحلی علاقہ غیر ملکی آبادیوں اور بستیوں سے پٹا پڑا ہے۔ انگریزی اور فرانسیسی دراصل اس علاقہ کے حکمران سمجھے جاتے ہیں۔ کیونکہ ان کی بستیاں بہت زیادہ ہیں۔ اور کئی معاہدات کے رو سے ان کو وہاں خاص تجارتی اور سیاسی رعائتیں ملی ہوتی ہیں۔ لندن سے ۲۱ جون کی ایک خبر مظہر ہے۔ کہ جاپانی افواج نے چین کے ساحلی علاقہ پر ایسا شدید حملہ کیا ہے۔ کہ جسے فیصلہ کن حملہ کہا جا سکتا ہے۔ جاپان کے فوجی ہیڈ کوارٹرز سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ اس کی افواج سوٹیاؤ کی بندرگاہ پر قابض ہو چکی ہیں۔ بلکہ اس سے ساٹھ میل آگے نکل گئی ہیں۔ سوٹیاؤ کی بندرگاہ اماؤ اور ہانگ کانگ سے یکساں فاصلہ پر ہے۔ یہ سب کچھ چین سے برطانیہ اور فرانس کے اثر کو زائل کرنے کے لئے کیا جا رہا ہے۔ سنگاپور میں انگریز اور فرانسیسی حکام اپنے حقوق کے تحفظ کی تدابیر سوچنے کے لئے ایک کانفرنس کر رہے ہیں۔ سنگاپور دراصل برطانیہ کا دنیا کا سب سے بڑا بحری اور ہوائی مستقر ہے۔ جس کی تعمیر پر انگلستان کے علاوہ نوآبادیات نے بھی گرانقدر رقوم خرچ کی ہیں۔ دارالعوام میں سوالات کا جواب دیتے ہوئے وزیر اعظم نے کہا۔ کہ ٹین سین میں پابندیاں بدستور ہیں چار انگریزوں کو ننگا کر کے ان کی تلاشی لی گئی۔ وہاں چاول اور آٹے کا کافی ذخیرہ موجود ہے۔ برطانوی بستی میں خوراک کی درآمد پر کوئی پابندی نہیں۔ لیکن تلاشیوں وغیرہ کی وجہ سے درآمد میں بہت تاخیر واقع ہو جاتی ہے۔ شمالی چین میں جو برطانوی فوج ہے اس کی نصف تعداد اسوقت ٹین سین میں موجود ہے۔ اس کے باوجود معلوم ہوا ہے۔ کہ انگریز عورتوں اور بچوں سمیت ٹین سین کو چھوڑ کر بھاگ رہے ہیں۔ جاپانیوں کی طرف سے ان کے ساتھ کوئی تعرض نہیں کیا جاتا۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ چند روز کے اندر جاپانی بستی خالی ہو جائے گی۔ برطانوی قونصلگری کی طرف سے رضاکاروں کی ایک فوج منظم کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ جس کے پاس ہتھیار نہیں ہوں گے۔ لیکن جاپانیوں کا خیال ہے۔ کہ یہ محض دھوکا ہے۔ دراصل اس کا مقصد ہمارے مقابلہ کے لئے سپاہی تیار کرنا ہے۔ جنہیں عندالضرورت ہتھیار مہیا کر دیئے جائیں گے۔

ڈینزگ کی سینیٹ کا فیصلہ

کئی دفعہ یہ لکھا جا چکا ہے۔ کہ ڈینزگ گو پولینڈ کے ماتحت ہے۔ لیکن دراصل اسے مقامی حکومت خود اختیاری حاصل ہے۔ اور اسی وجہ سے اسے آزاد شہر کہا جاتا ہے۔ حکومت سینیٹ کے سپرد ہے۔ جو باشندوں میں سے منتخب ہوتے ہیں۔ آبادی زیادہ تر جرمنوں کی ہے۔ ہٹلر اس شہر پر قبضہ کرنے پر تلا ہوا ہے۔ اور برطانیہ و فرانس نے اعلان کیا تھا۔ کہ وہ اس کا قبضہ نہ ہونے دیں گے۔ لیکن ہٹلر نے یہاں بھی وہی پرانا اور آزمودہ حربہ شروع کیا۔ جس کا استعمال آسٹریا۔ سوڈیٹن لینڈ اور چیکوسلواکیہ میں نہایت کامیابی سے کر چکا تھا۔ یعنی وہاں جرمنوں میں جرمنی کے حق میں زبردست پروپیگنڈا جاری کیا۔ حتےٰ کہ جرمنی کے وزیر پروپیگنڈا خود وہاں پہنچا۔ اور بڑے زور شور سے کام کرتا رہا۔ اس کے ساتھ ہی ڈینزگ کے جرمنوں کو پولینڈ کے رعب سے بے نیاز کرنے کے لئے سرحد کے آس پاس جرمنی افواج منڈلاتی رہیں۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ ڈینزگ کی سینیٹ نے ایک قرارداد پاس کر دی ہے۔ کہ اگر یہ شہر مملکت جرمنی میں شامل ہو جائے۔ تو قانونی لحاظ سے یہ بالکل صحیح ہوگا۔ آئینی لحاظ سے پولینڈ اس فیصلہ کو نامنظور کر سکتا ہے لیکن باشندگان ڈینزگ کو مجبور نہیں کر سکتا۔ کہ وہ جرمنی سے تعلق پیدا نہ کریں۔ اس لئے سمجھ لینا چاہئے۔ کہ ڈینزگ جرمنی کے قبضہ میں آنے والا ہے۔ اور پولینڈ کے ساتھ برطانیہ و فرانس کے وعدے دھرے کے دھرے رہ جائیں گے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فلسطین کی صورت حالات

حیفا سے ۱۹ جون کی اطلاع ہے۔ کہ جب سے جنیوا میں انتدابی کمیشن فلسطین کی صورت حالات پر غور کر رہا ہے۔ یہودیوں کی دہشت انگیزی میں بہت اضافہ ہو گیا ہے۔ اور وہ اس طرح کمیشن کو متاثر کرنا چاہتے ہیں۔ ایسی نازک صورت پیدا ہو گئی ہے۔ کہ کوئی دن ایسا نہیں گزرتا۔ جب وہ عربوں سے متصادم نہ ہوں۔ بم پھینکنے کی وارداتیں تو گویا عام بات ہے۔ آج دو جگہ بم پھٹے۔ ایک تو عربوں کی سبزی منڈی میں جس سے اٹھارہ عرب ہلاک اور ۲۴ زخمی ہوئے۔ ایک انگریز افسر بھی اس سے ہلاک ہو گیا۔ دوسرا ایک یہودی محلہ میں پھٹا۔ مگر اس سے نقصان نہیں ہوا۔ ایک یہودی کو چھرے سے قتل کر دیا گیا۔ چند روز ہوئے ناصرہ میں مسلح عربوں نے پولیس اور فوج پر حملہ کر دیا اور خوب گولیاں برسائیں لیکن آخر انہیں پسپا ہونا پڑا۔ حکومت نے کئی عربوں کے مکانات ڈائنامیٹ سے اڑا دیئے۔ اور دو روز کے لئے ان کو گھروں سے نکلنے کی ممانعت کر دی۔ علاوہ ازیں پانسو گنی جرمانہ بھی کر دیا گیا۔

حیفا میں فسادات کی وجہ سے کرفیو آرڈر نافذ کر دیا گیا ہے۔ سڑکوں پر آمدورفت بالکل بند کر دی گئی ہے۔ عرب دیہات سے کثیر تعداد میں شہر میں آنا چاہتے ہیں۔ کیونکہ ان خبروں کی وجہ سے ان میں خاص جوش اور ہیجان پیدا ہو گیا ہے۔ لیکن انہیں شہر میں داخل ہونے کی اجازت نہیں۔ مسلح فوج تمام سڑکوں اور ناکوں پر پہرہ دے رہی ہے۔ یہودی اخبار پلیسٹائن پوسٹ نے لکھا ہے۔ کہ صرف ماہ اپریل ۱۹۳۹ء میں فلسطین میں ۱۶۰ اشخاص ہلاک ہوئے اور ایک سو ستر زخمی۔ مقتولین میں ۲۲ یہودی چھ انگریز اور باقی عرب تھے۔ اس ماہ میں ساڑھے نو سو عرب گرفتار کئے گئے۔ اور ایک سو دس مرتبہ ان کے مکانوں کی تلاشیاں لی گئیں۔ مختصر یہ کہ صورت حالات نہایت نازک ہے۔ اور معرکہ جدال و قتال ہر وقت گرم رہتا ہے۔

پچھلے دنوں یہ خبر شائع ہوئی تھی۔ کہ ہٹلر نے مفتی اعظم کو برلن آنے کی دعوت دی ہے لیکن معلوم ہوا ہے۔ کہ مفتی اعظم کا ارادہ وہاں جانے کا نہیں۔ کیونکہ وہ فلسطین سے زیادہ دور رہنا نہیں چاہتے۔ لیکن اگر وہ ایسا ارادہ کریں۔ تو بھی حکومت شام اس کی اجازت نہیں دے گی۔ مگر لنڈن سے ۲۰ جون کی خبر مظہر ہے۔ کہ مفتی اعظم کے دو خاص معتمدین ہر وقت ہٹلر کے ساتھ رہتے ہیں۔ اور خیال کیا جاتا ہے۔ کہ فلسطین میں جو کچھ ہو رہا ہے۔ وہ ان دونوں کے اشاروں پر ہو رہا ہے۔

بیت المقدس سے ۲۱ جون کی خبر ہے کہ برطانوی پولیس نے ایک یہودی لیڈر کے مکان کی تلاشی لی۔ اور مشین گنوں۔ بموں۔ بندوقوں کارتوسوں اور بعض اہم دستاویزات پر قبضہ کیا۔ دوران یہ عربوں کو ہلاک کرنے کے لئے ایک وسیع سازش تھی۔ جو قبل از وقت منکشف ہو گئی۔ اس سلسلہ میں سو یہودی گرفتار ہوئے ہیں۔ اور مزید گرفتاریاں ہو رہی ہیں۔ گذشتہ دس روز میں عرب آبادیوں پر یہودیوں نے نو سو بم پھینکے۔ جس کے نتیجہ میں چالیس عرب جاں بحق ہوئے۔ طولکرام کے قریب برطانوی فوج اور عربوں کے مابین تین گھنٹہ جنگ جاری رہی۔ جس میں برطانیہ کے بمبار طیاروں نے بھی حصہ لیا۔ عربوں نے بھی مشین گنیں اور توپیں استعمال کیں۔ لیکن آخر وہ منتشر ہو گئے۔ ان کے اٹھارہ آدمی ہلاک اور ۲۵ مجروح ہوئے۔ گوروں کے آٹھ ہلاک اور بیس مجروح ہوئے

اسلامی بھائیوں کی دوکان اے رحسبٹرڈ کشمیری بازار لاہور کا تیار کردہ چلن آملہ ہیئر آئل رجسٹرڈ ہمیشہ استعمال کیا کریں (مینجر)